24

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

23 جون 2004ء — 4 جمادی الاوّل 1425ھ

www.tanzeem.org

اس شمارے میں

سلامتی کونسل کی نئی قرارداد

ابلیس کی سب سے بڑی کامیابی!

نئے سال کا بجٹ

خدام کعبہ کا نصب العین

ہم دعا پڑھتے ہیں مانگتے نہیں

حفیظ تائب کی رحلت

روشن صبح کا انتظار

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

مسلم دنیا کے حالات حاضرہ

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

باہمی اختلافات کی نوعیت

آپ اہل حدیث ہوں یا اہلِ فقہ' مقلد ہوں یا غیر مقلد' شافعی مالکی ہوں یا حنبلی' وہابی ہوں یا بدعتی' دیوبندی ہوں یا بریلوی کسی اسلامی فرقہ کی جانب بھی اپنے تئیں منسوب کرتے ہوں' ہر حال اور ہر صورت میں آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ ہی رسول خدا ﷺ کے سچے پیرو' ان کے سچے عاشق اور ان کے لائے ہوئے دین کے سچے متبع ہیں' باجود اس دعوے پر متحد ہونے کے آپ ایک دوسرے کو گمراہ کہہ رہے ہیں' ایک دوسرے کے عقائد کو فاسد سمجھ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو دولت ایمان سے تہی مایہ قرار دے رہے ہیں! اس انتشار و تفریق کے جو نتیجے ہیں' وہ سب کے سامنے ہیں' لیکن آپ کہتے ہیں کہ آپ کی حق گوئی و حق شناسی آپ کو مجبور کر رہی ہے کہ آپ اپنی ہی اختیار کی ہوئی راہ پر قائم رہیں۔

بہت ٹھیک ہے آپ اپنے مسلک پر قائم رہئے' لیکن لِلّٰہ کبھی یہ بھی تو سوچ لیجئے کہ اتباعِ سنت رسولؐ کی تاکید صرف اختلافی جزئیات تک ہے یا متفقہ کلیات میں بھی؟ صرف انہیں مسائل میں جو آپ کے اور دوسروں کے درمیان مابہ اختلاف ہیں' یا ان میں بھی جو سب کے نزدیک یکساں مسلم و متفق علیہ ہیں اور جو بنیاد دین ہیں؟ اختلافات تو بس یہی ہیں نا کہ ایک گروہ کے نزدیک نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنا موافق سنت ہے۔ دوسرے کے نزدیک ناف پر اور تیسرے کے نزدیک سرے سے کھلے رہنا' یا ایک کے نزدیک گانے' ناچنے کی ممانعت حدیث میں وارد ہوئی ہے دوسرے کے نزدیک گانا سننا' سنتِ رسولؐ سے ثابت ہے؟ یا پھر ایک گروہ وضو میں پیر دھونا سنتِ رسولؐ کی مطابقت میں ضروری سمجھتا ہے' دوسرے کے نزدیک صرف مسح کرنا ثابت ہے؟ جتنے اختلافات ہیں' وہ سب اس قسم کے چند جزئیات میں ہیں یا اس سے بڑھ کر اہم واصولی مسائل میں بھی ہیں؟ کیا اس میں بھی کسی گروہ نے شک کیا ہے کہ رسولِ خداؐ کی ساری زندگی تقویٰ و پارسائی کے ساتھ گزری؟ کیا اس سے کسی فرقہ نے انکار کیا ہے کہ رسولِ خداؐ عبادتِ الٰہی کے عاشق تھے' کیا اس کے ماننے والے میں کسی کو تامل رہا ہے کہ حضور پرنور ایثار و انکسار کے مجسم تھے؟ کیا اس کے تسلیم کرنے میں کسی کو ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ ہوا ہے کہ سرکارِ گرامی ایک پیکرِ خلوص و دیانت تھے؟

پھر آخر یہ کیا قیامت ہے کہ سیرت مبارک کے ان صدہا مسلم و متفق علیہ اہم واقعات کو چھوڑ کر آپ کی نظر جب پڑتی ہے تو اختلافی جزئیات ہی پر پڑتی ہے' یہ کیا اندھیر ہے کہ ان تمام اہم مسلمات سے قطع نظر کر کے آپ کی نگاہ بہت ہی غیر اہم فروع تک محدود رہ گئی ہے؟ یہ کیا خدا کا قہر ہے کہ آپ سرور کائنات کے ذوق مساوات' شوقِ نماز' دوستی' امانت' دیانت' بے نفسی' ایثار' انکسار' فیاضی' ہمدردی' غمگساری' سادگی' بے خوفی' خشیۃ الٰہی' تمام محکمات کو بھول کر یا قصداً بھلا کر سارا زورِ طبیعت' زورِ بیان' زورِ قلم' چند اختلافی متشابہات کی موشگافی میں صرف فرما رہے ہیں اور اس کو اپنے نزدیک دین کی خدمت سمجھ رہے ہیں۔

ماخذ: ماہنامہ بیداری' جون 2004

تحریر: مولانا عبدالماجد دریابادی

سورۃ آل عمران (آیات 49 تا 52)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرَّحیم

﴿وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِ یْلَ اَنِّیْ قَدْجِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ لا اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ ج وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ج وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ o وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ قف فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ o اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ط ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ o فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ج اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ o﴾

''اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہوکر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں' وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بہ شکل پرند بناتا ہوں' پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے۔ اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہوں اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لئے (قدرت اللہ کی) نشانی ہے۔ اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لئے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں' اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے' تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی طرف سے نافرمانی اور (نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو اللہ کا طرفدار اور میرا مددگار ہو؟ حواری بولے کہ ہم اللہ کے (طرفدار اور آپ کے) مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام دونوں ہم عصر ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں تو "نبیًا من الصّٰلِحین" پر ہر بات ختم ہو گئی مگر حضرت عیسیٰ کے بارے میں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوں گے۔ حضرت یحییٰ صرف نبی تھے اس لئے وہ قتل بھی کر دیئے گئے۔ حضرت عیسیٰ رسول تھے اور رسول قتل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اللہ کا فرمان ہے ﴿لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ﴾ (المجادلہ: 21) ''میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔''

یہاں حضرت مریم سلام علیہا کو بچے کی پیدائش کی خبر سنائی گئی پھر وہ اُس بچے کی عظمت کا تذکرہ ہوا اور بس۔ درمیان کی کڑیاں ولادت اور مابعد کے حالات یہاں حذف کر دیئے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے آغاز کا تذکرہ شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے سامنے گارے سے ایک پرندے کی شکل بناتا ہوں پھر میں اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑتا ہوا پرندہ بن جاتا ہے۔ اور میں شفا دے دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو بھی اور میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتا ہوں۔ اور میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا چیزیں تم نے اپنے گھروں میں ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ ان تمام چیزوں میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو یا ایمان لانا چاہتے ہو۔ گویا اُن کی رسالت کی صداقت اور دلیل کے طور پر معجزات پیش کئے گئے۔ یہاں ہر معجزے کے ذکر کے ساتھ بار بار باذن اللہ کے الفاظ آئے ہیں یعنی اللہ کے حکم سے۔ گویا حضرت عیسیٰ فرما رہے ہیں کہ ان معجزات کا ظہور نہ میرا دعویٰ ہے اور نہ میرا کمال۔ بلکہ یہ جو کچھ بھی ہو گا بس اللہ کے حکم سے ہو گا۔

حضرت عیسیٰ کہتے ہیں: اور میں تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں اُس چیز کی جو میرے سامنے موجود ہے تورات میں سے اور تا کہ میں کچھ حلال قرار دوں تم پر وہ چیزیں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں۔ یہ اصل میں سبت کے حکم سے متعلق اشارہ ہے' جس میں انہوں نے اس حد تک غلو کر لیا تھا کہ ہفتے کے روز دنیا کا کوئی کام نہیں کرنا۔ حتیٰ کہ کسی مریض کی صحت کے لئے دعا بھی نہیں کرنا کیونکہ یہ بھی دنیاوی کام ہے۔ حضرت مسیح نے آ کر اس کی وضاحت کی کہ ایسی چیزیں اس کے تقاضوں میں شامل نہیں۔ میں تو تم پر سے تمہاری خود ساختہ دشواریوں اور پابندیوں کو دور کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ پس تم لوگ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اُسی کی بندگی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ یہی الفاظ آپ کو سورۃ مریم میں بھی ملیں گے۔

اب پھر درمیانی وقفوں کو چھوڑتے ہوئے اس دور کا ذکر ہو رہا ہے جب حضرت عیسیٰؑ کی علمائے یہود کی طرف سے شدید مخالفت شروع ہوئی۔ کیونکہ اب اُن کی مسندوں اور چودھراہٹوں کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ یہ وقت تھا جب یہودیوں پر ان کے علما کا بہت زیادہ اثر و رسوخ تھا۔ جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے مخالفت کی شدت محسوس کی تو پکار لگائی کہ اللہ کی راہ میں میرے مددگار کون ہیں۔ یعنی اب جو تصادم ہونے والا ہے تو اس میں ایک حزب اللہ بنے گی اور ایک حزب الشیطان۔ تو میرا ساتھ کون دے گا؟ اللہ کے کام میں یہی اصل اساس ہے کہ ایک شخص داعی بن کر اٹھے' جماعت سازی کرے۔ اُس کا ساتھ دینے والے اس کی حکومت قائم کرنے کے لئے کام نہ کریں بلکہ اللہ کی حکومت کے لئے جدوجہد کریں۔ حضرت عیسیٰ کی پکار پر حواریوں نے کہا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ حواری دھوبی کو کہتے ہیں جو کپڑے کو دھو کر صاف کرتا ہے۔ پھر اس لفظ میں وسعت پیدا ہوئی کہ کردار' عمل اور اخلاق کی صفائی ملحوظ رکھنے والے۔ حضرت عیسیٰ کی بہت سی تبلیغ گلیلی جھیل کے کنارے پر تھی جہاں دھوبی اور مچھیرے تھے۔ تو اُن میں سے کچھ نے آپ کی دعوت قبول کر لی' آپ کا ساتھ دیا اور کہا ہم ایمان لائے اللہ پر اور آپ بھی گواہ رہئے کہ بے شک ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

فرمانِ نبویؐ

دعوت کا اجر

چوہدری رحمت اللہ بٹر

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہُ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا' وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَہُ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِھِمْ شَیْئًا.)) (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو کوئی ہدایت کی دعوت دیتا ہے (اور لوگ اس کی دعوت کو قبول کرتے ہیں) تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا اس دعوت قبول کرنے والوں کو اجر ملتا ہے اور ان دعوت قبول کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے (اور لوگ گمراہ ہو جائیں) تو اس پر اتنا گناہ ہے جتنا ان گمراہی کو اختیار کرنے والوں پر' اور ان کے گناہوں کے بوجھ میں سے کوئی کمی نہ ہو گی۔''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط دیوانی۔ خطاط شیخ حمد اللہ اماسی۔ خلافت عثمانیہ کا عہد

تا خلافت کی بناؑ دنیا میں۔ ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

قیام خلافت کا نقیب

ندائے خلافت

شمارہ		جلد
24	17 تا 23 جون 2004ء 28 ربیع الثانی تا 4 جمادی الاوّل 1425ھ	13

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر انتظامی: سید قاسم محمود

مجلس ادارت

ڈاکٹر عبدالخالق۔ مرزا ایوب بیگ
سردار اعوان۔ محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

○

پبلشر: محمد سعید اسعدؔ طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

○

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67۔ گڑھی شاہو' علامہ اقبال روڈ لاہور
فون: 6316638-6366638 فیکس: 6305110
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور
فون: 5869501-03

قیمت فی شمارہ: 5 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک......250 روپے

بیرون پاکستان

یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (1500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (2200 روپے)

☆.☆.☆

''ادارہ'' کا مضمون نگار کی رائے سے
متفق ہونا ضروری نہیں

ادارِیہ

سلامتی کونسل کی نئی قرارداد

ہفتہ رفتہ میں سب سے اہم اور سب سے دلچسپ بین الاقوامی واقعہ وہ ''متفقہ قرارداد'' ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بڑی تگ و دو کے بعد امریکا نے اپنے ''گہرے دوست'' پاکستان کی صدارت میں اپنے حق میں منظور کرالی۔ عراق میں جمہوریت لانے اور وہاں سے امریکا کی فوجیں نکالنے والے اس ''مفاداتی سمجھوتے'' کو ویٹو ممالک (امریکا' برطانیہ' روس' فرانس' جرمنی اور چین) کی اشیرباد حاصل ہے۔ قرارداد کی منظوری پر سب سے زیادہ خوش امریکا کے صدر جارج ڈبلیو بش اور برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر کو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کے ارکان واقعی آزاد' جمہوری اور مستحکم عراق کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی خوشی ماند پڑ گئی جب روس' چین' فرانس' جرمنی' کینیڈا' مصر' سعودی عرب اور مراکش نے نئی قرارداد منظور ہونے کے باوجود عراق میں اپنی فوج نہ بھیجنے کے فیصلے کا اعادہ کیا۔

اس قرارداد کا قابل ذکر نکتہ یہ ہے کہ 30 جون 2004ء کے بعد وجود میں آنے والے عبوری عراقی حکومت ملک کے اقتدار کی مالک ہوگی۔ اس نئی حکومت کے نظم ونسق سنبھالتے ہی عراق پر غیرملکی فوج کا قبضہ ختم ہو جائے گا' جبکہ یہ نئی حکومت امریکی قیادت والی فوج کو عراق کے اندر امن عامہ کے قیام کے لئے اختیارات تفویض کرے گی۔ کاغذی حد تک تو یہ ایک اچھی پیش رفت ہے' لیکن 30 جون کے بعد جو عبوری حکومت قائم ہونے والی ہے' اُسے امریکا نے اقوام متحدہ کے نمائندے لخدر ابراہیمی کے ساتھ مل کر نامزد کیا ہے۔ اس کا صدر غازی الیاور اور وزیراعظم ایلادی علاوی دونوں کو بغداد میں امریکی منتظم اعلیٰ پال بریمر کی اشیرباد سے مقرر کیا گیا۔ صدر (سُنی) تو برائے نام اختیارات کا مالک اور نمائشی ہوگا' جبکہ وزیراعظم (شیعہ) اُس شخص کو بنایا گیا ہے جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ امریکی سی آئی اے کے ایجنٹ کے طور پر بسر کیا ہے۔ پہلی عبوری حکومت کا وزیراعظم احمد شیلابی بھی سی آئی اے کا ایجنٹ تھا' اس لئے اب اُس کی بجائے ایک اور امریکی ایجنٹ کو لایا جا رہا ہے۔ ایسی حکومت کیونکر عراقی عوام کے ''اقتدار اعلیٰ'' کی مالک ہوگی۔ یہ بات فہم سے بالاتر ہے۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اگر عبوری حکومت چاہے تو کسی وقت بھی غیرملکی افواج کو ملک سے چلے جانے کا کہہ سکتی ہے' لیکن جو حکومت خود امریکا کی نامزد ہے اور جو امریکی فوج کی حمایت ہی سے کھڑی ہوگی' اُس کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ امریکی افواج کو چلے جانے کا حکم دے۔ اس قرارداد میں جو بات سب سے اہم ہے' وہ یہ ہے کہ امریکی قیادت والی غیرملکی فوج ہر حالت میں جنوری 2006ء سے پہلے پہلے عراق سے چلی جائے گی۔ عراق پر اپنا فوجی قبضہ ختم کر دینے کی حتمی تاریخ کا عہد لے لینا اور اسے سلامتی کونسل کی قرارداد میں شامل کر لینا فرانس' جرمنی' روس اور چین کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ امریکا اس لئے جھک جانے پر مجبور ہوا کہ عراقی عوام کی جنگ مزاحمت نے اسے لوہے کے چنے چبوائے ہیں۔ جو امریکا توقع کر رہا تھا کہ عراق میں اسکے داخلے کا بے پناہ خیر مقدم کیا جائے گا۔ اسی امریکا کو پانچ سو کے قریب اپنے فوجیوں کی ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر ابوغریب کی جیل میں امریکی فوجیوں نے قیدیوں کے ساتھ جو شرمناک اور ذلت آمیز سلوک کیا' اُس سے امریکا کی انسان دوستی' تہذیب پروری اور انسانی حقوق کی پاسداری کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی ہے۔ ان دونوں امور کی وجہ سے امریکا کی اخلاقی اور اصولی ساکھ کا پردہ تار تار ہو کر رہ گیا ہے۔ عراق کے اندر مزاحمت کرنے والے مجاہدین نے امریکی افواج کے پاؤں سرزمین وطن پر جمنے نہیں دیئے۔ انہیں روزانہ کے حساب سے لاشوں کا تحفہ دیا ہے' جس کی بنا پر صدر بش کو اپنے ملک کے اندر سخت سیاسی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لہٰذا قبضہ ختم کرنے اور افواج واپس بلانے کی حتمی تاریخ مقرر کرانا درحقیقت مجاہدین عراق کی کامیابی ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ جب تک آخری امریکی سپاہی عراق سے نکل نہ جائے' تحریک مزاحمت جاری رہے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن ہونے کے ناطے ہمارا ووٹ بھی عالمی طاقتوں کے ساتھ' قرارداد کے حق میں تھا۔ پاکستان نے اعلانیہ قرارداد کا خیر مقدم کیا ہے۔ تاہم پاکستان کے مستقل مندوب منیر اکرم کا یہ تازہ بیان ناقابل فہم ہے کہ اگر عراق کی نئی عبوری حکومت واضح الفاظ میں ہم سے درخواست کرے تو پاکستان اپنی افواج عراق بھجوانے پر غور کر سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ نئی عبوری حکومت بھی' کسی معنی میں بھی اہل عراق کی نمائندہ حکومت نہ ہوگی' بلکہ امریکا کی پٹھو حکومت ہوگی' لہٰذا اس کی واضح درخواست کے باوجود پاکستان اپنی فوج وہاں کیوں بھیجے گا؟ کیا ایسی حکومت کی درخواست پر بھیجی جانے والی پاکستانی فوج امریکا کے خلاف جنگ لڑنے والے مجاہدین کا خون بہائے گی؟ کیا ایک امریکی اشارے پر جو پاکستان طالبان اور القاعدہ کے خلاف ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو گیا اب عراقی عوام اور عراقی مجاہدین کے خلاف بھی جنگ لڑے گا؟ اگر ہماری حکومت نے امریکہ کے دباؤ میں آ کر یہ قدم اٹھایا تو یہ ہماری قومی تاریخ کا نہایت المناک باب ہوگا۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی بار بار متنبہ کر چکے ہیں کہ پاکستانی فوج کو کسی قیمت پر بھی عراق نہیں بھیجنا چاہئے۔ امریکی مفادات کی خاطر اپنے قومی وملی مفادات کو قربان کئے چلے جانے کا سلسلہ اب ختم ہونا چاہئے۔ عراق میں فوج بھیج کر ہم عالمی ملت اسلامیہ اور اپنے عراقی بھائیوں کی نظر میں مقہور وذلیل ہوں گے اور اللہ کی جناب میں بھی مجرم ٹھہریں گے!! (ادارہ)

افغانستان میں انتخابات پھر ملتوی

ہمارا پڑوسی ملک افغانستان ایک عجیب دوراہے پر کھڑا ہے۔ ایک طرف راستہ استحکام امن وامان اور خوشحالی کی طرف جاتا ہے اور دوسرا راستہ تشدد' لڑائی مارکٹائی اور تباہی کی طرف۔ اب افغانوں کو ہی یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کس راہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

فی الوقت افغانی حکومت غیر ملکی سہاروں کے سہارے چل رہی ہے۔ اگر وہ اپنے کاندھے پیچھے کرلیں' تو حکومت بیساکھیوں سے بھی نہیں چل سکے گی۔ حکومت کی کمزوری کا اندازہ اس امر سے لگایئے کہ بھرپور کوششوں کے باوجود وہ انتخابات نہیں کرواسکی۔ جو تاریخ دیتی ہے وہ بعد کو ملتوی کردی جاتی ہے۔

افغانستان میں اس وقت ووٹروں کی رجسٹریشن کا کام جاری ہے۔ دراصل انتخابات افغانستان میں بنیادی اہمیت اختیار کرگئے ہیں کیونکہ ان ہی کے ذریعے معلوم ہوگا کہ یہ ملک کتنا محفوظ اور بااعتماد ہے۔ صدر حامد کرزئی اور انتخابات کروانے کی ذمہ دار ایجنسی اقوام متحدہ امدادی مشن برائے افغانستان جلد از جلد انتخابی عمل کو مکمل دیکھنا چاہتے ہیں مگر کوئی نہ کوئی ہنگامہ یا حادثہ ان کی راہ میں رکاوٹ ڈال دیتا ہے۔

پچھلے نو ماہ میں طالبان اور افغانی واتحادی افواج کے مابین مسلسل لڑائی کے باعث سات سو افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ اس لڑائی کے باعث ووٹروں کی رجسٹریشن کا کام بھی سست رفتار سے جاری ہے۔ بلکہ کئی صوبوں میں حال ہی میں اس ضمن میں مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بین الاقوامی اداروں اور امیر مغربی ممالک نے افغانستان کو جو امداد فراہم کرنی تھی وہ اب عراق جارہی ہے کیونکہ وہاں کی صورت حال زیادہ خراب ہے۔ پھر افغانستان میں مصروف کار بین الاقوامی امدادی ایجنسیوں کے کارکنوں کو اپنی جان جانے کی خطرہ ہے گو اتحادی یا افغانی فوجی ان کی حفاظت کے لئے موجود ہوتے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ اس وقت بیس ہزار اتحادی فوجی افغانستان میں موجود ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ امریکی ہیں۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی سیکورٹی امدادی فورس کے بھی چھ ہزار فوجی موجود ہیں۔ یہ ناٹو اور افغانستان کے پڑوسی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس وقت پورا افغانستان اسلحہ کی نمائش گاہ بنا ہوا ہے۔ دیہات میں جگہ جگہ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں نظر آتی ہیں۔ ہر شہر میں جگہ جگہ' ہوٹلوں سے لے کر گاڑیوں اور بسوں تک میں نجی گارڈ نظر آتے ہیں۔ اس کے باوجود ملک میں امن وامان کی حالت اچھی نہیں' صرف کابل میں کچھ سکون ہے۔

جنوبی افغانستان میں طالبان کا زور ہے جو اکثر مخالفوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ وہاں کی مقامی آبادی کا بہت بڑا حصہ ان سے ہمدردی رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طالبان کو اسلحہ اور غذا کی کمی کا سامان بھی نہیں کرنا پڑا۔ دوسرے حلقوں میں جنگی سرداروں اور ان کی ملیشیا حکمران ہے جو حامد کرزئی کو اپنے مطالبے پیش کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان کو اسلحہ سے پاک کرنے کا منصوبہ بھی صحیح طور پر چل نہیں پارہا۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ مسلسل خانہ جنگی کے باوجود دوسرے ممالک میں آباد افغانی باشندے اور افغان مہاجرین اپنے وطن واپس آرہے ہیں۔ 2001ء میں افغان اپنا دیس چھوڑ کر دیگر ممالک میں بسنے والی سب سے بڑی قوم تھے یعنی ساٹھ لاکھ افغان دنیا کے متفرق خطوں میں آباد تھے لیکن اب وہی وطن واپس پلٹنے والی سب سے بڑی قوم بن گئے ہیں۔ 2001ء سے اب تک چھتیس لاکھ افغان واپس افغانستان آئے ہیں۔ گو ان میں سے اکثریت پاکستان اور ایران سے آئی ہے۔ جو افغان' یورپی ممالک' امریکا' آسٹریلیا وغیرہ آباد ہیں' ان کی واپسی کا امکان ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ افغانستان میں جب بھی انتخابات ہوئے' حامد کرزئی جیت جائیں گے کیونکہ مقامی بااثر سرداران کی حمایت کررہے ہیں۔ تاہم وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس مقصد کے لئے کرزئی نے ان کی شرائط مان لی ہیں۔ اس لئے یہ خطرہ ہے کہ انتخابات کے بعد بے ایمان' قاتل' منشیات فروش اور اقتدار کے بھوکے لوگ دوبارہ کرزئی حکومت میں وزیر مشیر بن جائیں گے۔

مشرق وسطیٰ میں اصلاحات کا منصوبہ

گروپ آٹھ کے ممالک (امریکا' برطانیہ' کینیڈا' فرانس' جرمنی' اٹلی' جاپان اور روس) نے عرب ممالک میں اصلاحات متعارف کروانے کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ یاد رہے کہ جب امریکا نے چند ماہ بیشتر یہ منصوبہ پیش کیا' تو عرب ممالک کی حکومتوں اور عوام دونوں نے اس پر زبردست تنقید کی تھی۔ اب اس منصوبے کو بڑی تبدیلیوں کے بعد پیش کیا گیا ہے۔ اس منصوبے پر عرب ممالک میں دو طرح کی آراء سننے میں آئی ہیں۔

جدت پسندوں کا کہنا ہے کہ عرب ممالک میں ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنانا وقت کا تقاضا ہے۔ اب عرب عوام ملوکیت سے چھٹکارا پاکر آزادی چاہتے ہیں۔ اصلاحات کا یہ منصوبہ جمہوریت' انسانی حقوق اور ترقی پر استوار ہے اور اس کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ منصوبے کے حامی عرب ماہرین اور دانش ور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے اس سے متعلق واحد شرمناک بات یہ ہے کہ یہ باہر سے آیا ہے جب کہ ہمیں اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہئے تھی۔ بہرحال عرب ممالک کو چاہئے کہ وہ نہایت سنجیدگی سے اس منصوبے پر غور وفکر کریں کیونکہ مشرق وسطیٰ میں طویل عرصے سے اصلاحات نہیں ہوئیں اور یہ بنجر علاقہ سبزے کے لئے ترس رہا ہے۔

منصوبے کے مخالف ماہرین کہتے ہیں کہ دراصل اس کے ذریعے امریکا طاقت کے بجائے نرم طریقوں سے مشرق وسطیٰ میں اپنی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ فلسطین۔ اسرائیل کا مسئلہ اپنی مرضی کے مطابق حل کرسکے۔ پھر یہ بھی امر واقعہ ہے کہ امریکا کی اسرائیل نواز پالیسیوں کے باعث عربوں کی اکثریت اسے پسند نہیں کرتی۔ کئی دانش وروں کا خیال ہے کہ امریکی انتخابات کے موقع پر بش حکومت کا یہ سیاسی کرتب ہے اور اسے بھی عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا۔

مسلمان طلبہ اور امریکا

ایک رپورٹ کے مطابق نائن الیون واقعہ کے بعد عرب اور مسلمان ممالک سے طلبہ کی امریکا آمد میں مسلسل کمی ہورہی ہے۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ اب انہیں امریکا کا ویزہ بڑی مشکل سے ملتا ہے اور جنہیں مل بھی جائے' انہیں شدید پوچھ گچھ کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر اکتوبر 2002ء تا اگست 2003ء کے عرصہ میں 57 ہزار طلبہ نے ویزہ کے لئے درخواست دی جب کہ دو برس بیشتر پونے تین لاکھ مسلم طلبہ نے ویزہ کے لئے درخواستیں دیں اور ان میں سے پونے دو لاکھ منظور ہوئیں۔

لیکن اس کمی سے امریکی معیشت کو دھکا لگا ہے کیونکہ غیر ملکی طلبہ ہر سال بارہ ارب ڈالر امریکا کو دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی یونیورسٹیوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ویزہ پر عائد پابندیاں نرم کی جائیں ورنہ یہی حال رہا تو ایک ایک کرکے کئی امریکی یونیورسٹیاں بند ہوجائیں گی۔

مودی.....شکست کا ذمہ دار

بھارت کے سابق وزیراعظم واجپائی نے تسلیم کیا ہے کہ صوبہ گجرات کا وزیر اعلیٰ نریندر مودی حالیہ انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی شکست کا ذمہ دار ہے۔ یاد رہے کہ مودی کے دور حکومت میں گجرات میں اتنے خوفناک مسلم کش فسادات ہوئے کہ اس میں دو ہزار مسلمان شہید ہوگئے تھے۔ ہندو انتہا پسندوں کو مودی حکومت کی پشت پناہی حاصل تھی۔

ممبئی میں اگلے ہفتے بی جے پی کے سینئر رہنماؤں کا اجلاس ہورہا ہے۔ اس میں مودی کو پارٹی سے نکالنے کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اس فیصلے کے سب سے بڑی حامی خود واجپائی ہیں۔

تاہم ہندو انتہا پسند تنظیم وشوا ہندو پریشد کا کہنا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی مودی کے باعث نہیں بلکہ واجپائی اور ان کے ٹولے کی نااہلی کے باعث انتخابات ہاری ہے۔

منبر و محراب

ابلیس کی سب سے بڑی کامیابی!

مسجد دارالسلام باغ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کے 4 جون 2004ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

اَعُوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم...... بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا (54) وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰی وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا (55) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا (56) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَی الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا (57) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا (58) وَتِلْكَ الْقُرٰۤی اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا (59)﴾ صدق اللّٰہ العظیم

(ترجمہ) ''ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لئے بیان کر دی ہیں' لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ (54).... لوگوں کے پاس ہدایت آ چکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آ موجود ہو جائے (55).... ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس سے حق کو لڑکھڑا دیں۔ انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے' اسے مذاق بنا ڈالا جائے (56).... اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے' وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے' اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے' گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے' لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے ... (57) تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے۔ وہ اگر ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بے شک انہیں جلد ہی عذاب کر دے' بلکہ ان کے لئے ایک وعدے کی گھڑی مقرر ہے' جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے (58)...... یہ ہیں وہ بستیاں جنہیں ہم نے ان کے مظالم کی بنا پر غارت کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک معیاد مقرر کر رکھی تھی۔ (59)''

ہم نے جن چھ آیاتِ قرآنی کی تلاوت کی ہے' ان سے سورۂ کہف کے آٹھویں رکوع کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا' ہم نے عرض کیا تھا کہ ساتویں رکوع سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہے' اور وہ ہے قصۂ آدم و ابلیس۔ یہ قصہ قرآن مجید میں سات مرتبہ دہرایا گیا ہے' لیکن ہر مقام پر کوئی نہ کوئی نیا نکتہ ضرور ملتا ہے۔ موجودہ دور کے دجالی فتنے سے آیت 50 میں جو اہم ترین مقام تھا' وہ پچھلے جمعے کے خطبے میں تشنۂ تشریح رہ گیا تھا۔ یاد کیجئے آیت 50

﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا۝﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا' یہ جنوں میں سے تھا۔ اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی۔ کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔

حاضرین محترم! آپ خوب جانتے ہیں کہ ابلیس کو نوعِ انسانی سے حسد ہے۔ وہ آدمؑ اور اس کی اولاد سے مسلسل اور مستقل بغض اور عداوت رکھتا ہے۔ اس نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ اولادِ آدم کو ان کے اصل مقام تک نہیں پہنچنے دے گا۔ وہ انہیں جنتِ گم گشتہ حاصل نہیں کرنے دے گا۔ یہ اس کا نصب العین اور مشن ہے۔ اس کے باوجود انسان نے اللہ کو چھوڑ کر ابلیس اور اس کی اولاد کو' اس کے چیلے چانٹوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔ انسان کی اس سے بڑی بدنصیبی' کم نصیبی اور محرومی اور کیا ہو سکتی ہے؟ رحمان و رحیم اور رب العالمین سے منہ موڑ کر اپنے ازلی دشمن اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا لینا' اس سے بڑی بدقسمتی انسان کی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کس کو چھوڑ کر کس کو اختیار کیا۔ ہم جس خاص نکتے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں' وہ ہے لفظ ذریت' یعنی ابلیس کی اولاد۔ ابلیس تو خیر جو ہے سو ہے' اس کی اولاد' اس کے ایجنٹ' اس کے چیلے چانٹے اس کے دست و بازو ہیں جو اس کے نصب العین کے حصول میں اس کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ اس کی اولاد جنات میں بھی موجود ہے' اور انسانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ (من الجنة والناس) آج جو لوگ اللہ کے راستے کو چھوڑ کر شیطان کے پیروکار بنے ہوئے ہیں' یہی تو ہیں ابلیس کی اولاد' یہی ہے ابلیس کی ذریت' اور اگرچہ ابلیس کی یہ ذریت روزِ اول سے رہی ہے۔ ابلیس کی ذریت اس آخری دجالی دور میں' جس کی آفات سے بچاؤ کے لئے سورہ کہف بڑی موثر و مفید ہے' پورے کرۂ ارض پر غالب آ جائے گی۔

ابلیس کی سب سے بڑی کامیابی

حاضرین گرامی قدر! آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ موجودہ عالمی نظام ابلیسی نظام ہے' ابلیس کی اولاد اور اس کے چیلے چانٹے آج پورے کرۂ ارض' پورے گلوب کے حکمران ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ساری طاقت ان کے تسلط میں ہے۔ ہم مسلمانوں پر بڑا کڑا امتحان آن پڑا ہے۔ جس شیطان کو اللہ نے کوئی اختیار ہی نہیں دیا تھا' وہ تو پوری دنیا کے حاکم بن گئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کا دم بھرنے والے ہیں' وہ بقول اقبال ''ذلیل و خوار'' ہیں۔ تو اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ ابلیس اور اس کی اولاد کو یہ

موقع اللہ نے خود دیا تو غالباً یہ غلط نہ ہوگا' اس لئے کہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے انسان کو بہکانے کی مہلت مانگی تھی اس وقت تک کے لئے جب یہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: ''اچھا تجھے اس روز تک کی مہلت جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔'' اس وقت ابلیس نے کیا کہا تھا' آج اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا: ''اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے' اسی طرح اب میں اس زمین میں ان کے لئے دل فریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکاؤں گا۔ میں دنیا میں بری باتوں کو اچھا کر کے دکھاؤں گا' اور تیری عزت کی قسم میں سب کو بہکاؤں گا۔ ان کو بہکانے کے لئے اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر ان کے آگے سے' ان کے پیچھے سے' اور ان کے دائیں سے' بائیں سے' ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائے گا۔ (اعراف 15'16)

اس پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: ''بے شک' جو میرے حقیقی بندے ہیں۔ ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں (الحجر 41' 42)۔ جو لوگ تیری پیروی کریں گی' بلاشبہ جہنم کو بھر دوں گا تجھ سے' اور ان سب سے جنہوں نے تیری پیروی کی۔ جا' تو جس جس کو بہکا سکتا ہے' بہکا لے' اور چڑھ جا ان پر اپنے سوار اور پیدل لے کر' اور حصہ بانٹ لے ان کے مال میں اور اولاد میں' اور ان کو اپنے وعدوں کے جال میں پھانس' اور شیطان کے وعدے ایک دھوکے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا' سوائے ان گمراہوں کے جنہوں نے تیری پیروی کی۔ (بنی اسرائیل: 64'65)

شیطان نے بنی نوع انسان کو بہکا کر آج جو کامیابی حاصل کر لی ہے' وہ اس کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ آج وہ جتنی طاقت اور جتنا اقتدار کرۂ ارض پر حاصل کر چکا ہے' وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اس کی ہر حسرت نکل رہی ہے۔ شیطان اور اس کے چیلے چانٹے دنیا کے چپے چپے پر چھائے ہوئے ہیں' اور جو لوگ اللہ کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں' وہ بھی نام کے وفادار ہیں۔ مسلمانوں میں سے بھی خالص' اللہ کے بندے بہت کم رہ گئے ہیں۔ اب سیاہ و سفید کا مالک شیطان اور اس کی اولاد ہے۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے سہارے دنیا میں اور آسمانوں پر دندناتے پھر رہے ہیں۔ لاٹھی ان کی ہے' اس لئے بھینس بھی ان کی ہے۔ شیطان نے انسان پر اور روئے زمین پر مکمل غلبہ اور تسلط حاصل کرنے کے بعد نیا نعرہ لگایا ہے' نیو ورلڈ آرڈر۔ نیا شیطانی نظام۔ ابلیس کی سب سے بڑی کامیابی اور انسان کا سب سے بڑا امتحان!

انسان: سب سے زیادہ جھگڑالو

آیئے' اب آٹھویں رکوع کی ان آیات کی تشریح کی طرف چلتے ہیں' جن کی تلاوت ہم نے شروع میں کی تھی۔ ابلیس کے نئے نظام کو ناکام اور ناکارہ کرنے کے لئے انسان کے پاس کیا چیز ہے؟ قرآن مجید' جس میں ہدایت کا ہر مضمون ہے جو ہر رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ سمجھانے کا' بات کو دل میں اتارنے اور ذہن میں بٹھانے کا ہر اسلوب' ہر انداز اختیار کیا ہے۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ہدایت نہیں ہے۔ ہدایت ہے' اور انتہائی واضح ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہدایت کی طلب ہی نہیں ہے۔ ہدایت منکشف ہے' لیکن ان کے کچھ مفادات ہیں' کچھ تعصبات ہیں' جن کی وجہ ہدایت پانے کی امنگ نہیں ہے۔ انسان واقعی بہت جھگڑالو ہے۔ چونکہ ہدایت پانے کی طلب اور امنگ نہیں ہے' نیت ہی نہیں ہے' اس لئے ہدایت کے خلاف طرح طرح کی دلیلیں لاتا ہے۔ اللہ کی ذات پر شک کا اظہار کرتا ہے۔ کہتا ہے' میں نہیں مانتا۔ اپنے خالق کے سامنے اکڑتا ہے اور ڈھیٹ بن کر جھٹلاتا ہے۔ ہدایت کا منکشف ہونا الگ بات ہے اور اس سے انکاری ہونا الگ بات ہے۔ انکار عام طور پر دو سبب سے کیا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ حق تو منکشف ہو گیا' لیکن دل نہیں مانتا کیونکہ اس پر کچھ گناہوں کا بوجھ ہے' کچھ تعصبات کا وزن ہے۔ دوسرا سبب تکبر ہے۔ متکبر لوگ کانوں میں روئی ٹھونس لیتے ہیں کہ کہیں قرآن کی آواز ہمارے کانوں میں نہ پڑ جائے۔ کہتے ہیں کہ جب تک فرشتے خود ہمارے سامنے کتاب لے کر نہ اتریں' ہم قرآن کو نہیں مانتے۔ اس کج بحثی کا کیا علاج۔

احادیث میں ایک بڑا لطیف واقعہ بیان ہوا ہے' جب حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی۔ ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف تہجد کے وقت تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ وہ اس وقت تک بیدار نہیں ہوئے تھے۔ حضور ﷺ کی خواہش تھی کہ یہ دونوں بھی تہجد کی نماز پڑھا کریں اور تہجد بھی فوت نہ ہو۔ حضورؐ نے دونوں کو جگایا اور دریافت کیا کہ اب تک کیوں خواب غفلت میں ہو۔ حضرت علیؓ آنحضورؐ کے چچازاد بھی تھے' داماد بھی' اور بہت عزیز بھی۔ جانے انہوں نے کس موڈ میں کہہ دیا: ''اگر اللہ چاہتا تو ہمیں اٹھا دیتا'' اس پر آنحضورؐ نے جواب تو نہیں دیا۔ خاموشی سے رخصت ہوئے لیکن اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ قرآنی آیت تلاوت فرمائی ''لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے'' واقعی انسان اپنی کسی کوتاہی اور غفلت کے لئے بھی کوئی نہ کوئی دلیل تلاش کر لیتا ہے۔

باطل کے بے بنیاد سہارے

آیت 56 میں بھی ایک امر واقعہ کا بیان ہے' یہ کہ جتنے بھی رسول اللہ تعالیٰ نے مبعوث کئے' وہ مبشر تھے یعنی خوشخبریاں دینے والے یا منذر تھے یعنی ڈرانے والے۔ یہاں جو خاص بیان کیا گیا ہے' وہ یہ ہے کہ ہم نے رسولوں کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ کسی کو زبردستی راہ ہدایت پر لے آئیں۔ یہ کام رسولوں کا نہیں ہے۔ یہ انسان کا اپنا فیصلہ ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتا ہے۔ رسول کا کام یہ ہے کہ راہ حق و ہدایت کو واضح کر دے' اس کو صاف صاف بیان کر دے' اللہ کا پیغام پہنچا دے' اس کی وضاحت کر دے۔ باقی فیصلہ انسان کا اپنا ہے۔ نہ یہ اللہ ہی کی سنت ہے کہ کسی کو زبردستی راہ حق پر لے آئے نہ رسولوں کی ذمہ داری ہے۔

اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ''کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس سے حق کو لڑکھڑا دیں۔'' کافروں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ ان کے بے بنیاد دلائل تار عنکبوت کی طرح کمزور اور بودے ہیں۔ ہمیشہ سے کفر کی یہ کوشش رہی کہ بقول اقبال

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

کافر اور بالخصوص یہودی تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ بے بنیاد بحث مباحثے کے ذریعے' سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعے۔ آج کی دنیا میں تو اس کی بڑی واضح مثال موجود ہے۔ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا' بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے کہ ایک خودمختار ملک پر ساری شیطانی قوتوں کو اکٹھا کر کے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ پھر عراق پر حملہ آور ہوئے تو سارے الزامات بے بنیاد۔ جھوٹ' مکر' فریب! جب انسان ایک غلط راستہ اختیار کر لیتا ہے تو پھر اس کے لئے دماغ سے دلائل بھی ڈھونڈ لیتا ہے۔ اس کی بڑی عمدہ مثال سامنے کی ہے جو موجودہ حالات کے حوالے سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ دلیل لاتے ہیں کہ چونکہ اس وقت دنیا پر امریکہ' یورپ اور یہود و نصاریٰ کا غلبہ ہے' تو اصل مومن تو وہ ہوئے اس لئے کہ قرآن نے کہا ہے کہ ''انتم الاعلون ان کنتم مومنین'' ''تمہی سربلند ہو گے' تمہی غالب ہو گے اگر تم مومن ہوئے۔'' اس غلط دلیل کی خاطر اس آیت سے اپنے مقصد کا مفہوم نکالنا بالکل غلط ہے۔ قرآن نے یہ نہیں فرمایا کہ جو سربلند اور غالب ہوگا' وہ مومن ہوگا۔ فرمایا اے مسلمانو! تم اگر صحیح معنوں میں مومن ہوئے' تم نے ایمان کے تقاضے پورے کئے تو اللہ کا تم سے وعدہ ہے کہ تم غالب اور سربلند ہو گے۔ ان لوگوں کی اس فریب کار دلیل کا بھی پردہ چاک ہوا۔ وہاں جو اصول کارفرما ہیں' ان کے ہاں جو اخلاق ہے' جو

عدل و انصاف کا تصور ہے' فلسطین میں اس کی دھجیاں بکھر گئی ہیں۔ وہاں ظلم و ستم اور بربریت کی انتہا ہو گئی ہے' اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تو مومن ہیں۔ اصل اسلام تو وہاں ہے۔

علامہ اقبال اور مفتی محمد عبدہٗ

مجھے یاد آ رہا ہے کہ پچھلی صدی کے اوائل میں یورپ میں علامہ اقبال بھی گئے اور مصر کے مشہور دانشور مفتی محمد عبدہ بھی گئے تھے۔ انہوں نے مغرب سے واپس آ کر اپنے اپنے تاثرات قلمبند کئے تھے۔ اقبال نے لکھا کہ مغرب میں جو کچھ ہے' جھوٹ ہے' فریب ہے' تصنع ہے' ملمع ہے۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

مفتی صاحب نے لکھا کہ اصل اسلام تو یورپ میں ہے۔

ایک ہی وقت میں دو مسلمان مغرب کو گئے۔ ان کے مشاہدات و تجربات و تاثرات میں بعد المشرقین ہے۔ ایک صرف ظاہر کو دیکھ رہا ہے' دوسرا ظاہر کے پردے میں چھپی ہوئی حقیقت کو دیکھ رہا ہے۔ اس بات کو موجودہ حالات کی روشنی میں دیکھئے۔ اگر مسلمان ہے' دین دار ہے' اس نے دین کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جائے گا۔ دنیا کی دوڑ میں ساتھ چلنے کے لئے تو مغرب زدہ اور مغربی تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اگر وزیر خزانہ ہو تو پھر مغرب سے پڑھ کر آیا ہو۔ ہمارے بڑے بڑے محکمے اعلیٰ تعلیم یافتہ' مغرب کے پڑھے لکھے ہی چلا سکتے ہیں۔ بے شک اس میں کسی حد تک صداقت بھی ہے' لیکن اس کا دوسرا رخ بھی دکھانا چاہتا ہوں۔

طالبان کا صاف چہرہ

ان مغرب زدہ لوگوں نے مشہور کر دیا کہ طالبان انتہائی جاہل' اجڈ' گنوار' تہذیب سے نا آشنا' پتھر کے زمانے کے قدیم لوگ ہیں۔ میں آپ کو چشم دید گواہ کی حیثیت سے بتاتا ہوں کہ نائن الیون کے واقعے سے چند ماہ پہلے کی بات ہے' ہم افغانستان کے دورے پر گئے تھے۔ بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی ہمراہ تھے۔ یہ ایک سرکاری دورہ تھا۔ اس وقت کابل میں پاکستان کے جو سفیر تھے' غالباً ان کا نام ایوب درانی تھا۔ ان کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا' اور جیسے ہماری سول سروس اکیڈمی کے تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ بیوروکریٹ ہوتے ہیں' اسی کی طرح کے افسر تھے۔ کلین شیو' سوٹڈ بوٹڈ بلکہ ہمیں تو حیرت بھی ہوئی تھی۔ کئی روز ہمیں افغانستان میں رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ پورے دورے کے دوران میں پہلی مرتبہ کسی مرد کو کلین شیو دیکھا تھا۔ بہر کیف' وہ صاحب مولوی نہیں تھے' ملا نہیں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ طالبان ہم سے کئی شعبوں میں بہت آگے ہیں۔ انہوں نے کسی سول سروس اکیڈمی سے نظم و نسق کی تربیت حاصل نہیں کی' لیکن انہوں نے نہایت احسن طریقے سے افغانستان کو سنبھالا ہے اور امن قائم ہے۔ ناجائز اسلحہ ایک دم غائب ہو گیا ہے۔ کسی جگہ آپ کو فوجی دستے گشت کرتے نظر نہیں آتے۔ دوسرے یہ کہ لڑنے میں فوجی تربیت میں بھی وہ ہم سے بہت آگے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے باضابطہ تربیت حاصل نہیں کی ہے' لیکن شمالی اتحاد کے خلاف جو ان کی فوجی حکمت عملی ہے اور جس طریقے سے یہ لڑائی کر رہے ہیں' یہ ہماری پاکستانی فوج سے بہتر ہے۔

میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ افغانستان میں جو اصلاحات طالبان لا رہے تھے' وہ مغرب کے پروپیگنڈے کے بالکل برعکس تھیں۔ مشہور کر دیا گیا کہ انہوں نے عورتوں کو گھروں میں بٹھا دیا ہے۔ اس خبر میں جزوی صداقت ہے۔ ان کے پاس تعلیم و تدریس کے وسائل ہی نہ تھے۔ تعلیم میں پہلی ترجیح مردوں کے لئے تھی' اور یہ بھی سن لیجئے کہ یہ تعلیم مفت تھی' حالانکہ وسائل نہ تھے۔ ایک ہم ہیں کہ ہم نے تعلیم کو بھی انڈسٹری بنا دیا ہے۔ افغانستان میں اس دور میں جو خواتین ملازمت پیشہ تھیں' انہیں بے شک گھر بٹھا دیا گیا' لیکن ان کے وظیفے باقاعدگی سے ان کے گھر پہنچائے جاتے تھے۔ یہ آپ کو کوئی نہیں بتائے گا۔ یہ ہے کفر و باطل کا پروپیگنڈا' جو چاہتے ہیں کہ اپنے باطل کے سہارے حق کو لڑکھڑا دیں اور بے شک اس فریب کاری میں وہ بہت آگے ہیں۔

جو بستیاں تباہ کی جاتی ہیں

چونکہ سورہ الکہف ہجرت سے متصلاً قبل کے عرصے میں نازل ہوئی ہے' جب نبی کریم ﷺ سرداران قریش کو تیرہ سال تک قرآن کا پیغام سناتے رہے' ایمان کی دعوت دیتے رہے۔ حق ان پر بار بار منکشف ہوا۔ ان کا دل گواہی دیتا رہا ہے کہ یہی حق ہے' لیکن وہ متکبر تھے' ہٹ دھرم اور جھگڑالو تھے' اس لئے حق کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دل پر مہر لگا دیتا ہے ﴿ختم الله علىٰ قلوبهم و علىٰ سمعهم و علىٰ ابصارهم غشوة﴾ اللہ ہر شخص کو زندگی میں مختلف انداز سے موقع دیتا ہے حق کے قریب آنے کا' حق کو ماننے اور تسلیم کرنے کا' ایک بار' دو بار' تین بار' بار بار لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک سنت ہے' وہ یہ کہ جب بار بار کے مواقع اور تاکیدات کے بعد بندہ حق کو تسلیم نہ کرے تو پھر توفیق ہدایت سلب کر لی جاتی ہے۔ اب بات ختم' مہر لگ گئی۔ دوسری نکتے کی بات یہ ہے کہ بار بار مواقع دینے کے علاوہ اللہ اپنی رحمت کا بھی مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ فوری گرفت نہیں کرتا۔ ورنہ اگر انسانوں کی فوری گرفت ہونے لگے تو سردارانِ قریش کی گرفت تو فوراً ہونا چاہئے تھی' ان پر تو فوراً عذاب آنا چاہئے تھا۔ اور آج کے جو فرعون اور قارون ہیں' ان کی بھی فوری گرفت ہونی چاہئے تھی' لیکن اللہ انہیں بھی مہلت اور ڈھیل دیئے جا رہا ہے۔ یہ اللہ کی سنت ہے۔ یہ اس کی شانِ رحیمی ہے اور شانِ غفاری بھی۔ اللہ حلیم ہے' کریم ہے' رحیم ہے' ورنہ آج کے فرعون اور قارون تو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ جہاں ظلم و ستم ہو' عدل و انصاف نہ ہو' اخلاقی اقدار تباہ ہو چکی ہوں' وہ عاد و ثمود کی بستیوں کی طرح تباہ ہو جاتی ہیں۔ آیت 59 میں صاف تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ عاد و ثمود کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ظلم و تشدد کی بنا پر غارت کر دیا تھا اور ان کی تباہی کی بھی ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی۔ یہ آیت خاص طور پر ہمارے ملک کے اربابِ اقتدار اور اہل ملک کے لئے عبرت کا منظر پیش کر رہی ہے۔

مکتبہ انجمن کے تحت شائع ہونے والی "آسان عربی گرامر"
کی تینوں کتابوں کی تدریس پر مشتمل

عربی گرامر VCDs

مدرس: لطف الرحمن خان

تعداد VCDs: 24
قیمت: 960 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36 کے ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ فون: 03-5869501
www.tanzeem.org e-mail:info@tanzeem.org

حفیظ تائب کی رحلت

جدید اُردو نعت کے عہد ساز شاعر پروفیسر حفیظ تائب 12 جون کو 73 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم طویل عرصے سے کینسر کے عارضے میں مبتلا تھے۔ وہ 14 فروری 1931ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن احمد نگر ضلع گوجرانوالہ تھا۔ 1949ء میں محکمہ برقیات میں ملازمت کا آغاز کیا۔ بعدازاں ایم اے پنجابی کیا اور شعبہ پنجابی' پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ بطور استاد منسلک ہو گئے۔ پہلا نعتیہ مجموعہ ''صلو علیہ وآلہ'' کے عنوان سے 1973ء میں منظرِ عام پر آیا' جس کی اشاعت نے جدید نعت گو شاعروں کے لئے فنی اور فکری سمت متعین کر دی۔ حفیظ تائب کے دیگر شعری اور نثری مجموعوں میں وسلمو تسلیما' وہی یٰسین وہی طٰہٰ' سک متراں دی' کوثریہ' لیکھ' مناقب' تعبیر' قصیدہ بردہ شریف تے ترجمہ سید وارث شاہ' بہارِ نعت' کتابیات سیرتِ رسولؐ' پنجابی نعت اور پن چھان شامل ہیں۔ مرحوم کے آخری نعتیہ مجموعے ''کوثریہ'' کو اس برس عید میلاد النبیؐ کے موقع پر وزیراعظم پاکستان نے قومی سیرت ایوارڈ دیا۔ حفیظ تائب نے فنی سفر کا آغاز غزل گوئی سے کیا تھا' لیکن بعدازاں نعت گوئی کی طرف آ گئے اور ساری زندگی حمد و نعت کی تخلیق میں بسر کر دی۔ پروفیسر حفیظ تائب کو اُن کے عقیدت مند شاگرد اور ناقدینِ فن ''قافلہ سالار نعت گویانِ عصرِ حاضر'' کہتے تھے۔

اُن کی دو نعتیں یہاں بطور نمونہ کلام پیش ہیں:

غریبوں کی جو ثروت ہیں' ضعیفوں کی جو قوت ہیں
انہیں عالم کے ہر دکھ کی دوا کہنا ہی پڑتا ہے

انہیں فرماں روائے انس و جاں کہتے ہی بنتی ہے
انہیں محبوبؐ رب دوسرا کہنا ہی پڑتا ہے

زہے تاثیر ان کا نام نامی جب لیا جائے
لبوں کو لازماً صل علیٰ کہنا ہی پڑتا ہے

جہاں بھر کو کیا سیراب جن کے فیض بے حد نے
انہیں دریائے الطاف و عطا کہنا ہی پڑتا ہے

کیا بیڑا جنہوں نے پار آ کر نوعِ انساں کا
انہیں انسانیت کا ناخدا کہنا ہی پڑتا ہے

جنہوں نے بزمِ امکاں سے مٹائی کفر کی ظلمت
انہیں تنویرِ حق' نور الہدیٰ کہنا ہی پڑتا ہے

منزلِ ذات کا تنہا رہرو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
مطلعِ اَوادنیٰ کا مہ نَو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کاہکشاں نقشِ قدم اُس کے' نصب خلاؤں میں علم اُس کے
شمس و قمر ہیں اُس کے پرتو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

منظرِ ارشاد قدر ہے' وا اُس پر ہر یمن کا در ہے
ملکِ رسالت کا وہ خسرو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بنیاد اُس کی حرفِ محبت' پہچان اُس کی حسنِ اطاعت
عزم اُس کا اِک لافانی رَو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

توقیرِ انساں ٹھہری ہے' تنویرِ امکاں ٹھہری ہے
عرصۂ حق میں اُس کی تگ و دو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مُرسل اس کے نام پہ شیدا' عاصی بھی رحمت کے جویا
سارے زمانے اُس کے پیرو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حسنِ جہاں کا' خُلد کے منظر' تائبؔ ہیں سرکارؐ کے مظہر
وہ ازلی ضَو' وہ اَبدی ضَو' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بجٹ

ایوب بیگ مرزا

وفاقی وزیر خزانہ جناب شوکت عزیز نے 2004-05ء سال کا بجٹ 12 جون کو قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ اس بجٹ کا حجم 9 کھرب 2 ارب 77 کروڑ روپے ہے۔ آئندہ مالی سال میں آمدنی کا تخمینہ 8 کھرب 42 ارب 62 کروڑ روپے ہے۔ اس طرح یہ بجٹ 60 ارب 15 کروڑ روپے کے خسارے کا بجٹ ہے۔ اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے 45 ارب 15 کروڑ روپے بنکوں سے قرض لیا جائے گا جبکہ نج کاری کے عمل سے 15 ارب روپے موصول ہونے کی توقع ہے۔ جاری اخراجات کا تخمینہ 7 کھرب 77 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جس میں سے جنرل پبلک سرورسز پر 4 کھرب 23 ارب 83 کروڑ روپے خرچ ہوں گے جبکہ پبلک آرڈر اور سلامتی سے متعلق امور پر 15 ارب روپے خرچ ہوں گے۔ کیپٹیل وصولیوں کے لئے ہدف 64 ارب 43 کروڑ روپے ہے جبکہ کل وصولیوں کا ہدف 1 کھرب 56 ارب روپے سے زائد رکھا گیا ہے۔ مجموعی اخراجات کا تخمینہ 9 کھرب سے زائد ہے۔ جس میں سے 7 ارب سے روپے زائد غیر ترقیاتی اخراجات ہوں گے جب کہ ترقیاتی اخراجات 2 کھرب 2 ارب روپے ہوں گے۔ وفاقی وصولیوں میں صوبوں کا حصہ 2 کھرب 39 ارب 15 کروڑ 70 لاکھ روپے ہوگا۔ سی بی آر سے ہٹ کر دیگر ٹیکس وصولیوں کی مد میں 74 ارب 80 کروڑ روپے جبکہ نان ٹیکس ریونیو کی مد میں 1 کھرب 41 ارب 51 کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔ صوبوں کے درمیان متعلقہ امور کیلئے 12 ارب 21 کروڑ اور صحت سے متعلق شعبہ جات کے لئے 3 ارب 25 کروڑ روپے مختص ہوں گے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ کا حجم رواں مالی سال کے بجٹ سے 12.1 فیصد زیادہ ہے۔ وسائل کی صورتِ حال کے بارے میں وزیر خزانہ نے کہا کہ اندرونی اور بیرونی دونوں ذرائع سے پیدا کئے جائیں گے۔ اندرونی وسائل کی بنیاد زیادہ تر ریونیو وصولیات اور سرمایہ جاتی وصولیات پر ہوتی ہیں جبکہ بیرونی وسائل قرضوں اور گرانٹ کی صورت میں ہوتے ہیں۔ کل دفاعی بجٹ 1 کھرب 93 ارب 92 کروڑ اور 60 لاکھ روپے جو کہ رواں مالی سال کے دفاعی بجٹ کے مقابلے میں 13.389 فیصد زیادہ ہے۔ قیمتوں کے ردوبدل کے حوالہ سے فاسفیٹ کھاد کی بوری کی قیمت 100 روپے کم کر دی گئی ہے۔ کرم کش ادویات کے خام مال پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ ملکی سطح پر تیار کردہ ٹریکٹروں پر ڈیوٹی 20 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کر دی گئی ہے اور ٹیکس 5 فیصد سے کم کر کے 2 فیصد کر دیا گیا ہے۔ زرعی آلات پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ دے دی گئی ہے۔ بنولے اور اس سے حاصل ہونے والے تیل پر ٹیکس کی چھوٹ ختم کر کے 15 فیصد سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ CC 1300 کی گاڑیوں پر کسٹم ڈیوٹی کی شرح 50 فیصد' 1600CC کی گاڑیوں پر 70 فیصد' 1800CC تک کی گاڑیوں پر 80 فیصد جبکہ اس سے زائد طاقت کی گاڑیوں پر کسٹم ڈیوٹی کی شرح کم کر کے سو فی صد کر دی گئی ہے۔ IT پر پانچ فیصد ڈیوٹی عائد کر دی گئی ہے۔ سیلز ٹیکس کی حد 5 لاکھ سے بڑھا کر 50 لاکھ کر دی گئی ہے۔ ٹرن اوور ٹیکس کے خاتمہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پٹرولیم ڈیلر کی کمیشن پر 10 فیصد ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اوور انوائسنگ اور انڈر انوائسنگ کے لئے جامع قانونی ضابطہ تیار کیا جائے گا۔ سٹاک ایکسچینج کے شیئرز کی خرید پر 10 پیسے فی صد روپیہ کیپٹیل ویلیو ٹیکس لگایا جائے گا۔

2004-05ء کے مجوزہ بجٹ پر ایک سرسری نگاہ ڈالی جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں زرعی شعبہ کو فوکس کیا گیا ہے۔ فاسفیٹ کھاد کی بوری میں 100 روپے کی کمی اور کرم کش ادویات اور زرعی آلات پر ٹیکس کی کمی یقیناً خوش آئند اور قابل تحسین قدم ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب اور سندھ کے لئے ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے نرخ سرحد اور بلوچستان کے مساوی کرنے اور ٹریکٹروں کی درآمدی ڈیوٹی میں 10 فیصد کمی کرنے سے زرعی شعبہ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ اگر اعلان کے مطابق کسانوں کو زرعی کریڈٹ کارڈ جاری کئے گئے اور دیہات میں بجلی کی فراہمی کے لئے 500 ملین روپے کا صحیح استعمال ہو گیا تو زرعی شعبہ میں بڑی تبدیلی آ سکتی ہے۔ یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ زرعی شعبہ کو نچلی سطح پر اتنی مراعات پہلے کبھی نہیں دی گئی تھیں صحت اور تعلیم کے شعبہ جات انسانی زندگی کی بہتری اور اچھے معاشرے کی تشکیل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اگرچہ اس مرتبہ ان شعبہ جات کے لئے ماضی کی نسبت زیادہ رقم مختص کی گئی ہے۔ لیکن جب تک ان دونوں شعبہ جات کیلئے بالترتیب 3 اور 4 فیصد رقم مختص نہیں کی جاتی اور فنڈز کے استعمال کی خصوصی نگرانی نہیں کی جاتی مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ جہالت' بیماری اور غربت ہمارے اصل دنیاوی مسائل ہیں۔ اس پس منظر میں صحت اور تعلیم کے لئے مزید توجہ اور وسائل کی ضرورت ہے۔ دینی مدارس پر موجودہ حکومت دن رات تنقید کرتی ہے لیکن ان کی اصلاح کے لئے کوئی خصوصی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔ تعلیمی شعبہ کو ایک حد سے زیادہ نجی شعبہ کے حوالے کرنے سے غریب آدمی کے لئے حصول تعلیم انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ جس سے بیروزگاری میں اضافہ ہوگا جو جرائم میں اضافے کا موجب بنے گا۔ نوجوان نسل کو روزگار کی فراہمی حکومت کا فرض ہے اس حوالے سے ایک بہت اچھا قدم اٹھایا گیا کہ بنکوں اور بچت سکیموں میں شرح سود میں کمی کی وجہ سے جو رقم بنکوں سے نکلوائی جاتی اس رقم سے پیداواری یونٹ لگائے جاتے۔ ایسا کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے ایسی مراعات کا اعلان کیا جاتا جو سرمایہ کار کے لئے زبردست دلکشی رکھتے خصوصاً ایسے یونٹ لگتے جس سے ملکی درآمد میں کمی اور برآمد میں اضافہ ہو سکتا اس سے ٹیکس وصولیوں میں بھی اضافہ ہوتا۔ بیروزگاری اور خسارے کے بجٹ سے جلد از جلد نجات مل سکتی ہے لیکن افسوس اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوام نے بنکوں سے پیسے نکلوا کر شہر اور اُس کے مضافات میں دھڑا دھڑ زمینیں خریدنی شروع کر دیں جس سے زمینوں کی قیمت میں بے تحاشا اضافہ ہو گیا اگرچہ یہ امید کی جا رہی ہے کہ اس سے کم از کم تعمیرات سے متعلقہ آئیٹمز کی صنعت ترقی کرے گی۔ راقم کی رائے میں اولاً تو ایک بہت ہی محدود طبقہ کو اس کا فائدہ پہنچے گا۔ ثانیاً یہ کہ زمینوں کی یہ بے تحاشا خرید و فروخت فوری طور پر کوئی تعمیراتی کام شروع کرنے کے لئے نہیں کی جا رہی بلکہ محض تیزی سے بڑھتی ہوئی قیمتوں سے چٹیل زمین کا فوری نفع حاصل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے لہٰذا تعمیراتی آئیٹمز سے متعلقہ صنعت کے بھی پھلنے پھولنے کے قوی امکانات نہیں ہیں۔ جائیداد کی منتقلی کے لئے جو قوانین ہیں' ان پر عملدرآمد نہ ہونا اور حکومتی اہلکاروں کا اس سے صرف نظر کرنے سے جائیداد مٹھائی کی طرح فروخت ہونا شروع ہو گئی نہ کسی رجسٹریشن فیس کا خطرہ نہ انکم ٹیکس کا جس سے

زمینوں کا سٹہ شروع ہو چکا ہے اور محض بیعانہ کرنے سے ہی نفع ہاتھ لگ جاتا ہے' لہٰذا اس سے اچھا کاروبار اور کیا ہو سکتا ہے۔ حکومت کو فوری طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے اور قانون کے حوالہ سے جو مراعات دی گئی ہیں ان کو محدود کر دینا چاہئے تا کہ صرف غیر پیداواری سرمایہ کاری نہ ہو۔ ایسے قوانین وضع کئے جائیں جن سے ملک میں صنعت کاری کا رجحان پیدا ہو۔ جس کے لئے امن وامان کا بہتر ہونا' چوریوں اور ڈاکوں کا خاتمہ شرط اول ہے۔ اگر ملک کی سڑکوں پر کراس فائرنگ ہو رہی ہو اور لوگ گھروں سے باہر نکلنا چھوڑ دیتے ہیں' صنعتیں کون لگائے گا۔

مشرف حکومت نے آبی وسائل کی ترقی کی ضرورت کا بڑا ڈھنڈورا پیٹا ہے' اگرچہ اس معاملہ میں بعض اقدام بھی کئے ہیں اور موجودہ بجٹ میں بھی اس کیلئے 48 ارب 75 کروڑ اور 90 لاکھ روپے رکھے ہیں۔ لیکن کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا جا سکا۔ چند ماہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ اگلے مالی سال میں اس طرف لازماً پیش رفت کی جائے گی۔ لیکن اس بجٹ میں بھی کالا باغ ڈیم کے لئے رقم نہیں رکھی گئی۔ البتہ بھاشا ڈیم کے لئے 350 ملین روپے رکھے گئے ہیں ظاہر ہے اس رقم سے فزیبلٹی رپورٹس تیار ہوں گی۔ منگلا ڈیم کی بلندی میں اضافہ کیا جا رہا ہے جو یقیناً مفید رہے گا۔ لیکن کالا باغ ڈیم ناگزیر ہے۔ اس کے بغیر آبپاشی کے لئے مزید وسائل دستیاب نہیں ہو سکیں گے اور نہ ہی مزید تین ہزار میگاواٹ سستی بجلی پیدا ہو سکے گی اور آئندہ مالی سال کے دوران چونکہ ڈبلیو ٹی او لاگو ہو جائے گا لہٰذا ہماری بیمار صنعت اور تنکے کا سہارا لئے ہوئے زراعت دونوں کو بدترین حالات کا سامنا ہوگا۔ اگرچہ صنعت کے لئے 58 پیسے فی یونٹ کم کیا گیا ہے لیکن پھر بھی بجلی کا ریٹ اتنا زیادہ ہے کہ اگلے سال جب کوٹہ سسٹم ختم ہو جائے گا ہمارے لئے عالمی مارکیٹ میں زندہ رہنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ 10 پیسے فی یونٹ عام صارفین کے لئے کم کر کے ان کے ساتھ بھونڈا مذاق کیا گیا ہے۔ کرپشن اور اقربا پروری نے PTV کو ایک بار پھر دیوالیہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بوجھ بھی عوام کے سر پر تھوپ دیا گیا ہے اور بجلی کے ہر صارف پر 25 روپے ماہانہ کا مزید بوجھ لاد کر PTV کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی تا کہ بدعنوانیاں بھی جاری رہیں اور PTV چلتا بھی رہے کیونکہ 3 ارب ڈالر تو بہر حال اسے ہر سال واپڈا سے دستیاب ہو جائیں گے۔ دفاعی بجٹ کے حوالے سے محب وطن پاکستانی عجیب وغریب مخمصے میں پھنسا ہوا ہے۔ گردوپیش کے حالات اور بھارت اور اسرائیل کے عزائم کو دیکھتے ہوئے ہر محب وطن دفاعی بجٹ میں اضافے کو خوش آئند قرار دے گا اور اس معاملے میں بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ لیکن کچھ عرصہ سے فوجی حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے عوام اور فوج میں جو فاصلے بڑھتے چلے جا رہے ہیں علاوہ ازیں اعلیٰ عہدہ داروں کی کرپشن کے قصے جس طرح خاص وعام کی زبان پر ہیں پھر یہ کہ کارگل جیسی مہم کے جو اثرات علاقہ پر مرتب ہوئے ہیں اس سے بعض حلقوں کی طرف سے دفاعی اخراجات پر انگلیاں اٹھنا شروع ہو گئی ہیں۔ حالانکہ ماضی میں عوام نے دفاعی اخراجات کے لئے کبھی چوں وچرا نہیں کی تھی۔ عوام میں یہ تبدیلی فوجی حکمرانوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اگر دفاعی بجٹ کو دیانتداری سے اور اصل دشمن سے نمٹنے کے لئے بڑھایا جائے تو عوام اب بھی اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں۔ موجودہ بجٹ کے خلاف فوری ردعمل سٹاک ایکسچینج کے چھوٹے سرمایہ کاروں کا سامنے آیا ہے۔ وزیر خزانہ نے ہر شیئر پر 0.1 فی صد C-V (کیپٹل ویلیو) ٹیکس لگا دیا ہے جس سے لوگوں کے مطابق چھوٹے سرمایہ کاروں کے اربوں روپے ڈوب گئے ہیں۔ لہٰذا متاثرین ہنگامے اور توڑ پھوڑ کر رہے ہیں۔ حکومت نے فوری طور پر تینوں سٹاک ایکسچینجوں کے صدور اور سی بی آر کے چیئرمین پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی ہے جس کا اجلاس 17 جون کو ہوگا۔ جس شدت سے ہنگامہ آرائی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے مناسب اور نامناسب کا لحاظ کئے بغیر مطالبات تسلیم کر لئے جائیں گے اور یہ بوجھ بھی کسی اور انداز میں بڑی سطح پر عوام پر منتقل کر دیا جائے گا۔ بہر حال دستیاب حالات میں یہ ایک مناسب بجٹ ہے۔ البتہ عوامی سطح پر کوئی انقلابی تبدیلی خارج از بحث ہے کہ کسی باطل نظام اور مصنوعی جمہوریت کے تحت یہ ممکن ہی نہیں۔

Press Release | پریس ریلیز

مسلمان کا فرض

بانیٔ تنظیم اسلامی وصدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن آڈیٹوریم' اتاترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں اپنے ہفتہ وار درس قرآن کے بعد ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اسلام کی رو سے عائد فرائض سے پہلوتہی کی اضافی نوافل اور نیکیوں کے ذریعہ تلافی کی کوشش کرنے سے اسلام کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے غلبہ کی جدوجہد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اسے ادا کرنے کی بجائے اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہر سال حج اور عمرہ کرنے سے اس کی تلافی ہو جائے گی تو یہ غلط فہمی ہے' کسی فرض کو ادا نہ کرنے کی ہر حال میں اللہ کے ہاں جواب دہی ہوگی۔

سردار اعوان

Press Release | پریس ریلیز

غلط پالیسی

وانا کی موجودہ صورت حال ہماری اس غلط پالیسی کا منطقی نتیجہ ہے جب ہم نے امریکہ کی بے انصافی پر سر تسلیم خم کیا تھا اور بغیر کسی ثبوت کے طالبان حکومت کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے مسجد دار السلام باغ جناح میں خطاب جمعہ کے اختتام پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ قبائلیوں کو قائداعظم نے ملک وملت کا وفادار قرار دیا تھا لیکن آج ہم اپنے بعض غلط فیصلوں کے باعث ان کے خلاف کارروائی پر مجبور ہیں۔ اگر ہم نے اس معاملے کو قوت کے بل بوتے پر سلجھانے کی کوشش کی تو یہ معاملہ خانہ جنگی پر منتج ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امریکہ کی ہر بات پر آمنا وصدقنا کہنے کی بجائے عدل وانصاف اور دین واخلاق کے معروف ضابطوں کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے' کیونکہ امریکہ اپنی طاقت کے نشے میں انصاف واخلاق کے ہر ضابطے کو اپنے پاؤں تلے روندنے پر تلا ہوا ہے۔ روس کے خلاف افغانستان میں جب امریکہ کا اپنا مفاد تھا تو یہی مجاہدین اس کے دوست تھے اور آج جبکہ انہوں نے اس کی ہر غلط بات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے تو اس نے انہیں دہشت گرد قرار دے دیا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ امریکی مہم جوئی کی صورت میں دجالی فتنہ اپنے عروج کو پہنچ چکا ہے۔ ایک حدیث کی رو سے جو شخص دجال کے پانی کو قبول کرے گا وہ حقیقتاً آگ ہوگی جبکہ دجال کی آگ میں حقیقی راحت وٹھنڈک ہوگی۔ اس اعتبار سے ہمیں صرف تکالیف ومصائب سے بچنے کے لئے ظالم کا ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ حافظ عاکف سعید نے کہا کہ اگر ہم نے بحیثیت قوم اپنا قبلہ درست نہ کیا اور ہمارے حکمرانوں نے اپنی یہی روش جاری رکھی تو ہمیں جنوبی وزیرستان اور سانحہ کراچی جیسے مزید صدمات جھیلنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

جاری کردہ: شعبہ نشر واشاعت' تنظیم اسلامی

ہم دعا پڑھتے ہیں، مانگتے نہیں

ناہید بنت الیقین

اللہ کے بارے میں سب کچھ ہی تو معلوم ہے! خالق ہے' رازق ہے' علیم ہے' خبیر ہے! ہم پر اس کے کتنے احسانات ہیں۔ گن سکتے ہیں؟ گن کر دیکھ لیں۔ اس جیسا کون ہے؟ اللہ ساری تعریفیں تیرے ہی لئے تو ہیں۔ یہ ہم جانتے ہیں تبھی تو کہتے ہیں ''الحمد اللہ'' ہم مانتے ہیں کہ تمام عالموں کا رب ہے جبھی تو منہ سے نکالتے ہیں ''رب العالمین'' اپنے اوپر اس کے احسان وکرم کی بارش' پھر دن رات اس کی رحمانیت کے مظاہر دیکھ کر ہی تو اقرار کرتے ہیں کہ ''الرحمن الرحیم'' ہاں جب گناہ یاد آتے ہیں تو پھر ان کا حساب کتاب دینا یاد آتا ہے تو پکار اٹھتے ہیں ''مالک یوم الدین'' ہمیں خوب معلوم ہے کہ اس روز ہم نے ہر ہر عملِ دنیا کا جواب دینا ہے۔ وہی ہمارا فیصلہ فرمائے گا ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ نفع بخش زندگی گزار کر آئے ہیں یا ہم زیاں کار ہوئے ہیں۔ اللہ! کس قدر مشکل ہے آپ کے احکام کے مطابق بندہ بننا۔ ہر ہر کام آپ کی مرضی سے کرنا جبھی تو دست بدستی عرض کرتے ہیں ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' اے اللہ صرف آپ کی عبادت کریں گے (اور اس کام میں) صرف آپ کی ہی مدد درکار ہے۔ ہم آپ کی مدد کے بغیر عابد کیسے بنیں گے؟ اللہ ہمیں صحیح رخ عطا فرمائے ''اھدنا الصراط المستقیم'' ''وہ رخ' وہ راستہ جن پر آپ کے انعام یافتہ بندے چلے ''صراط الذین انعمت علیھم'' ہاں ہمیں بتایا تو گیا ہے کہ انعام یافتہ کون تھے۔ صدیق' شہداء' صالحین' انبیاء کرام ہاں ہم انہی کا راستہ مانگ رہے ہیں جن پر آپ کا انعام' مگر دنیا والوں کی سنگ باری ہوئی۔ ان کی قربانیاں بھی معلوم ہیں' مگر ہم انہی کا راستہ مانگ رہے ہیں جو دنیا والوں سے دھتکارے گئے۔ جن پر کچرا پھینکا گیا۔ جن کو طائف میں زخمی کیا گیا۔ ہاں ہم پھانسی چڑھائے گئے صدیقوں کا ہی راستہ مانگ رہے ہیں۔ ہم بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا چنا ہوا راستہ مانگ رہے ہیں۔ انگارے اور کوڑے مانگ رہے ہیں' یہی تو وہ سوغاتیں ہیں جو دنیا والوں نے ان انعام یافتگان کو دیں اور وہ دے بھی کیا سکتے تھے! ان کو تو سب کچھ اوپر والے سے ملنا تھا۔ مگر اللہ ہم مانگ تو یہ راستہ رہے ہیں مگر پتہ نہیں کیوں ہم سے تو دنیا کے طعنے تک نہیں سہے جاتے۔ مانگتے ہم شہیدوں کا راستہ ہیں مگر خواہش نفس تک تو اللہ کی راہ میں قربان نہیں کر پاتے۔ معلوم نہیں لوگوں کے لہجے کی کاٹ ہمیں بے ہمت کیوں کر دیتی ہے جبکہ طلبگار ہم صدیق کے راستے کے ہیں۔ اے رب! ہم تو خود آپ سے گمراہوں اور غضب یافتہ لوگوں کے رستے سے پناہ مانگتے ہیں ''غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' مگر یہ قدم کہاں بھکے جا رہے ہیں کن راستوں کے راہ گزر کے ہم راہی بن گئے۔ ہم یہ راستہ تو نہیں مانگتے پھر کیوں دل کی لپک اس گناہ کی طرف ہوتی ہے۔ یہ انجانے راستے جن کا انجام کبھی بخیر نہیں ہوا۔ وہ کیوں دل کو ابھار رہے ہیں۔ رحمان کے راستے سے کیوں دور ہوتے جا رہے ہیں۔
''شاید اس لئے کہ ہم دعا (نماز) پڑھتے ہیں مانگتے نہیں۔''

❁ ❁

The Lahore Islamic School

اپنے بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کریں

Admissions Open

اسلامی ماحول،
دینی شعائر کی پابندی
قرآن فہمی پر خصوصی توجہ

ضرورت اسٹاف

دو ایکڑ کے وسیع وعریض رقبے پر محیط ایک Purpose Built اسلامک سکول کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ ایسے خواتین وحضرات سے درخواستیں مطلوب ہیں جنہوں نے اسلام کو بحیثیتِ دین (As a Code of Life) اپنی زندگی کا جزو لازم بنالیا ہو۔

ٹیچنگ سٹاف	تعداد	
1- وائس پرنسپل (خاتون)	(1)	بچوں کے ادارے میں ایڈمنسٹریشن کا وسیع تجربہ
2- کلاس ٹیچرز (خواتین)	(9)	برائے کلاس پری نرسری، نرسری، کے جی اور 1 سے 5ویں تک (انگلش، میتھ، سائنس)
(بچوں کو پڑھانے کا تجربہ مزاج)		
3- ٹیچرز		اردو اور اسلامیات

ایڈمنسٹریشن سٹاف

1- اکاؤنٹنٹ (مرد)
2- کمپیوٹر آپریٹر (مرد) اردو، انگلش کمپوزنگ وڈیزائنگ میں مکمل مہارت
3- سیکیورٹی گارڈ 4- آیا (2 خواتین)
5- ملازمین (مالی، آفس بوائے، کیئرٹیکر) (3 حضرات)

اپنا بائیوڈاٹا جلد از جلد درج ذیل ایڈریس پر پوسٹ یا ای میل کریں۔

رابطہ: لاہور اسلامک سکول، 163 جی، ڈی ایچ اے، لاہور کینٹ
safe@brain.net.pk

خدام کعبہ کا نصب العین

سید قاسم محمود

❁ اب ہم ''انجمن خدام کعبہ'' کے دستور اساسی کی روشنی میں انجمن کے قیام کے پس منظر' غرض و غایت اور نصب العین کا جائزہ لیں گے۔ انجمن کے قیام کے پس منظر کی وضاحت اور نام کی صراحت دستور العمل کی دفعہ نمبر 1 میں کی گئی ہے۔ ''ضرورتِ انجمن'' کے زیر عنوان الفاظ یہ ہیں:

(1) چونکہ ہمیں خانہ کعبہ کی عزت و حرمت برقرار رکھنے کے بارے میں پہلے جو اطمینان حاصل تھا' وہ اب باقی نہیں رہا ہے' اس لئے حرم کعبہ کی حرمت برقرار رکھنے کے واسطے اہلِ اسلام کی ایک خاص 'انجمن قائم کی جاتی' ہے جس کا نام ''انجمن خدام کعبہ'' ہوگا۔

اس سے قدرے تفصیل کے ساتھ دستور العمل کی تمہید میں انجمن کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

''آج تک دنیائے اسلام اس اولین اور اہم ترین فرض کی ادائیگی سے زیادہ تر اس لئے غافل رہی ہے کہ ابتدائے اسلام سے نہ صرف عرب بلکہ اس کے قریب کے ایشیائی ممالک بلکہ افریقہ اور یورپ کے ایک بڑے حصے میں مسلمان فاتح ہو کر پہنچے اور حاکم ہو کر رہے اور اس گئے گزرے زمانے میں بھی ہمارے ترکی بھائیوں نے' جو ایشیا چھوڑ کر خود یورپ کے ایک حصے پر حکمران تھے' خدمتِ کعبہ کافی اہتمام کے ساتھ اپنے ذمے لے رکھی تھی اور اب بھی سلطان المعظم' حرم پاک کی جاروب کشی کو باعث یمن و سعادت خیال فرماتے ہیں' لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سلطنت عثمانیہ برسوں کے پے در پے صدموں سے اس قابل نہیں رہی ہے کہ پہلی سی قوت و استحکام کے ساتھ حرم کعبہ کی حفاظت کر سکے تو ہماری غیرت اسلامی و محبت دینی اس امر کی مقتضی ہے کہ ہم اپنے پس پشت ڈالے ہوئے فرض کو محسوس کریں اور اپنے آپ کو قولاً و فعلاً خدام کعبہ میں شامل کریں۔''

لیکن انجمن کے قیام کا یہ پس منظر بھی بہت محدود اور مختصر لفظوں میں بیان ہوا ہے۔ بلاشبہ اہلِ علم اور اصحاب نظر و بصیرت کے لئے یہ اشارے کافی ہیں' لیکن مناسب ہوگا کہ اس وقت کے حالات پر زیادہ گہری نظر ڈالی جائے اور ''انجمن'' کے قیام کا تاریخی اور وسیع پس منظر دیکھا جائے۔

اس مقصد کے لئے ہفتہ وار ''کامریڈ'' دہلی کے اس اداریے کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا جو انجمن کے تعارف میں 7 جون 1913ء کے شمارے میں لکھا گیا تھا۔ اغلب ہے کہ یہ مقالہ مولانا محمد علی جوہر کے قلم سے ہو' کہ وہ ''کامریڈ'' کے ناشر بھی تھے' مدیر اعلیٰ بھی تھے اور انجمن خدام کعبہ کے بانی ارکان اور پہلے حلف اٹھانے والوں میں سے تھے۔

''کامریڈ'' کا یہ اداریہ دو قسطوں میں شائع ہوا تھا۔ اس میں انجمن کے اغراض و مقاصد کی تفصیل و تشریح کے ساتھ ان غلط فہمیوں اور شکوک و شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو مختصر سی مدت میں یعنی ایک ماہ کے اندر اندر انجمن کے بارے میں پیدا ہو گئے تھے اور اس کے قیام کو کسی سیاسی غرض کے تابع سمجھا جانے لگا تھا۔ اداریے کے آخر میں مقالہ نگار مسلمانوں کو مخاطب کر کے ایک اہم دینی فرض کی طرف انہیں توجہ دلاتا ہے۔

ان سطروں میں بھی انجمن کے بانیان محترم کے سچے دینی جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مقالہ نگار لکھتے ہیں:

''مسلمانانِ ہند کے لئے ہم صرف چند الفاظ کہنا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت' آپ سب پر بھی اتنی ہی فرض ہے جتنی کہ ترکوں پر' اور یہ بھی کہ یہ وقت کا سب سے اہم فریضہ ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ترکی اس وقت اتنا طاقتور نہیں ہے جتنا کہ صدیوں سے کعبے کے نگہبان کی حیثیت سے رہا ہے اور اب اتنا کمزور ہو گیا ہے جتنا کہ وہ اس وقت سے' جب اس نے ایا صوفیہ پر سبز ہلالی پرچم لہرایا تھا' آج تک کبھی نہیں رہا۔ اس کے علاوہ اسے اپنی سرزمین کی حفاظت بھی کرنا ہے' جس کی اسے اس وقت شدید ضرورت ہے۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ اپنے مقاماتِ مقدسہ کی طرف سے جتنی تشویش مسلمانوں کو 1912ء میں تھی' 1913ء میں اس سے زیادہ ہی ہے' اور تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے متحد ہو جانے سے پہلے اگر مقاماتِ مقدسہ کی بے حرمتی کا کوئی واقعہ پیش آ گیا تو خاموش تماشائی بنے رہنے اور زبانی افسوس کرنے کے سوا کچھ نہ کر سکو گے۔

''یہ سچ ہے کہ خدا خود اپنے گھر کا محافظ ہے' لیکن یہ بات بھی ہے کہ حفاظت کا یہ کام اپنی مخلوق کے ذریعے لیتا ہے۔ مثلاً جب اصحاب فیل نے مکہ پر چڑھائی کی تھی تو اللہ نے اپنے ہاتھوں سے انہیں فنا نہیں کیا تھا' بلکہ چڑیوں کو غول در غول بھیجا' جنہوں نے کنکریاں برسائیں اور اس طرح اللہ نے ان حملہ آوروں کو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔

اب بھی اگر دشمن توپ' بندوق اور دیگر اسلحے کی مدد سے مقاماتِ مقدسہ پر حملہ کرے گا تو کیا وہ دشمن کی چالوں کو ناکامیاب نہیں کر دے گا؟ اب خواہ وہ چڑیوں کے ذریعے کنکریوں سے ہو یا ایک منظم اور دشمنوں ہی کی طرح کے ہتھیاروں سے مسلح قوم کے ذریعے ان کی چالوں کو ناکام بنائے۔ اب یہ اعزاز خواہ چڑیوں کو ملے' خواہ تمہیں اور ہمیں۔ یہ سوال اس وقت ہمارے سامنے ہے۔''

اغراض و مقاصد

اغراض و مقاصد کی سرخی کے نیچے دستور العمل کی دفعہ 2 میں انجمن کے قیام کا مقصد ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

''اس انجمن کی اصل غرض حرم محترم کی حرمت کا برقرار رکھنا اور دنیا کے سب سے پہلے مرکز توحید یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کئے ہوئے خانہ خدا کی ہر قسم کی خدمت بجا لانا اور اس کو غیر مسلم ہاتھوں سے محفوظ رکھنا ہے۔''

اس کے بعد دفعہ 3 کے ذیل میں ان چار تدابیر کا ذکر ہے' جن کے ذریعے انجمن کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کا بندوبست کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا تھا:

(الف) جاں نثارانِ کعبہ اور حامیانِ توحید کی ایک ایسی جماعت تیار کرنا جو حرم محترم پر اپنی جان و مال کو قربان کرنے کو صدقِ دل سے آمادہ ہو۔

(ب) تبلیغ اسلام کو' جو بجائے خود خدمتِ کعبہ ہے' باقاعدہ جاری کرنا اور اقطاع ارض میں جہاں ضرورت ہو اور مناسب معلوم ہو' داعیانِ اسلام کو کلمۂ توحید کی اشاعت و ترقی کے لئے روانہ کرنا۔

(ج) جابجا ابتدائی اسلامی مدارس اور یتیم خانے قائم کرنا۔

(د) بیت اللہ شریف اور مسلمانوں کے تعلقات کو بڑھانا اور خانہ کعبہ کی آمدورفت کے ذرائع و وسائل کو روز بروز زیادہ وسیع و آسان کرنا۔

انجمن کے اراکین

دستور العمل کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم آگے بڑھتے ہیں تو اراکین انجمن کا عنوان نظر آتا ہے۔ اس کے نیچے سات دفعات (4 تا 10) میں اراکین کے مختلف شرائط و

قواعد ان کے حلف و شناخت اور نشانات و لباس کی تفصیل اس طرح ملتی ہے:

دفعہ 4: کلمہ گو اور تمام اہل قبلہ مرد ہوں یا عورت' انجمن کے رکن ہو سکتے ہیں اور وہ خادم کعبہ کہلائیں گے۔

دفعہ 5: ہر خادم کعبہ کو داخلے کے وقت نہایت خلوص کے ساتھ دو مسلمانوں کے روبرو الفاظ ذیل میں قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر حلف کرنا ہوگا:

"میں فلاں ابن فلاں خدا کو حاضر و ناظر جان کر' تمام معاصی سے توبہ کر کے اور کلمۂ شہادت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کو پڑھ کر اور قبلہ رو کھڑے ہو کر صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اس قبلہ (قبلے کی طرف انگلی اٹھا کر) کی حرمت برقرار رکھنے کے لئے دلی جوش سے کوشش کروں گا اور خانۂ کعبہ پر غیر مسلم حملے کے وقت جان و مال سے دریغ نہ کروں گا' اور انجمن خدام کعبہ کے احکام اور قواعد کی پوری پابندی کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

دفعہ 6: خدام کعبہ میں سے ان خدام کو' جو اپنی زندگی اس انجمن کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گے' وہ "شیدائیانِ کعبہ" کہلائیں گے' حسب ذیل الفاظ میں حلف کرنا ہوگا:

"میں فلاں ابن فلاں خدا کو حاضر و ناظر جان کر' قبلہ رو ہو کر حلف اٹھاتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی حرم محترم کے لئے خدا کی نذر کر دی۔ اس وقت سے میری زندگی صرف خدمتِ کعبہ اور حرمت کعبہ کو برقرار رکھنے کے لئے وقف ہے' اور انجمن خدام کعبہ میرے لئے سب سے زیادہ ضروری اور اہم ترین فرائض ہوں گے۔ ان احکام کو بلاعذر و بلاتاخیر بجالانے کے لئے میں دل و جان سے حاضر ہوں۔ جہاں اور جس زمین میں بھیجا جائے گا' میں فوراً بلاتاخیر روانہ ہو جاؤں گا۔ کوئی مشکل مجھے مانع نہ ہوگی۔ اس اقرار و عہد و پیمان کے ساتھ میں دوبارہ اپنے دین کی' اپنے خدا کی' اپنے قرآن کی' اپنے رسول کی اور اپنی عزت و حرمت کی قسم کھا کے "شیدائیان کعبہ" کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔"

دفعہ 7: جائز ہے کہ بعض حضرات ایک مقررہ زمانے ہی کے لئے "شیدائیان کعبہ" کے گروہ میں شامل ہو کر مذکورہ بالا حلف کے ذریعے سے "شیدائیان کعبہ" کی ذمہ داریوں کو اپنے ذمے لیں۔

دفعہ 8: شیدائیان کعبہ اور ان کے اہل و عیال کے مصارف زندگی و بود و باش حسب ضرورت انجمن خدام کعبہ کے ذمے ہوں گے اور اس طرح ان کی خدمات مفوضہ کے تمام مصارف کو انجمن مذکور ادا کرے گی۔

دفعہ 9: یہی حقوق ان شیدائیوں کو' جو کسی محدود مدت کے لئے شیدائیوں کی جماعت میں شامل ہوں' اس زمانے تک حاصل رہیں گے جب تک ان کا شمار "شیدائیان کعبہ" میں ہو۔

دفعہ 10: جملہ خدام کے لئے لازم ہے کہ ایک زرد ہلالی نشان' جس میں سیاہ حرفوں میں "خدام کعبہ" کے الفاظ کڑھے ہوں' اپنے لباس میں سینے کے مقام پر لگائیں اور جب انجمن کے کسی جلسے میں شریک ہوں یا جس وقت انجمن کی کوئی خدمت انجام دے رہے ہوں' نشان مذکور کو ضرور لگائے ہوئے ہوں' مگر "شیدائیان کعبہ" کا فرض ہوگا کہ ہمیشہ اور ہر جگہ ایک سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے نظر آئیں' جس پر مذکورہ نشان کے علاوہ "شیدائیان کعبہ" کا نشان بھی ہوگا۔ خاص جلسوں کے موقعوں پر بطور لباس کے سبز عبا ہوگی' جس پر دونوں نشان لگے ہوں گے۔

انجمن کا نظام

اس کے بعد دستور العمل کی مزید 18 دفعات میں (دفعہ 11 تا 28) انجمن کے نظام پر روشنی ڈالی گئی ہے' جس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ "انجمن" کے تمام نظم و نسق کا ذمہ دار ایک مرکزی ادارہ ہوگا جو "انجمن اصلیہ خدام کعبہ" کہلائے گا۔ پورے ملک اور صوبوں اور ریاستوں میں جہاں بھی انجمن قائم ہوگی' اس مرکزی ادارے کے ماتحت ہوگی۔ صوبوں اور ریاستوں کی انجمن ہائے خدام کعبہ اپنے صوبوں اور ریاستوں کے ناموں سے منسوب ہوں گی۔ اضلاع کی انجمن صوبہ و ریاست کی "انجمن عالیہ خدام کعبہ" کے ماتحت ہوں گی اور "انجمن خدام کعبہ ضلع فلاں" کے نام سے متعارف ہوں گی۔ اسی طرح اضلاع کے ماتحت قصبوں اور حلقوں میں "انجمن ہائے خدام کعبہ" قائم ہوں گی اور اپنے قصبے' گاؤں یا حلقے کے نام سے پکاری جائیں گی۔

ہر ادنیٰ انجمن اپنے سے اعلیٰ انجمن کے ماتحت ہو گی۔ "انجمن اصلیہ خدام کعبہ" ایک خود مختار ادارہ ہوگی' اور تمام انجمن اس کے فیصلوں اور احکام کی پابند ہوگی۔

"انجمن خدام کعبہ" کا قیام عمل میں آتے ہی یہ فیصلہ بھی کر دیا گیا تھا کہ انجمن اصلیہ میں کن صوبوں' علاقوں اور ریاستوں کے وکلاء (نمائندے) ہوں گے۔ اس سلسلے میں ہندوستان کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا:

(الف) برطانوی ہندوستان میں: مشرقی بنگال' مغربی بنگال' بہار و اڑیسہ' اودھ' راجپوتانہ و وسط ہند' برما

(ب) مسلم ریاستوں میں: حیدر آباد دکن' بھوپال' رام پور' جوناگڑھ' بہاولپور' خیرپور سندھ' ٹونک

(ج) دیگر ریاستیں: کشمیر' میسور

انجمن اصلیہ کے اراکین

دستور العمل کے آخر میں انجمن اصلیہ کے اراکین کی حیثیت سے چھ صاحبوں کے نام ہیں۔ ان میں ایک صدر خادم الخدام' دو ان کے معتمدین اور تین ارکان ہیں:

(1) مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی' لکھنؤ' خادم الخدام
(2) حکیم عبدالولی صاحب' لکھنؤ
(3) ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب' بیرسٹر' لکھنؤ
(4) مسٹر محمد علی صاحب' ایڈیٹر کامریڈ و ہمدرد' دہلی
(5) مسٹر مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر' لکھنؤ (معتمد)
(6) مسٹر شوکت علی صاحب' بی اے' رام پور (معتمد)

"انجمن" کے قیام کے اعلان کے ساتھ ہی سرکاری حلقوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے اور اس کے بعد مولانا عبدالباری فرنگی محلی اور مولانا شوکت علی نے جتنی بھی کوششیں کیں' وہ ان شبہات کے لئے مزید تقویت کا موجب ثابت ہوئیں۔ برطانوی حکومت نے "انجمن خدام کعبہ" پر جو شکوک قائم کئے اور یہ شکوک پیدا ہونے کے کیا اسباب تھے' اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "ندائے خلافت" کا آئندہ شمارہ۔ (جاری ہے)

منتخب تحریکی نظم

نوائے تلخ

——ارشد کاظمی

کبھی اسیر آشیاں' کبھی رہیں باغباں
اسے میں زندگی کہوں' نہیں یہ زندگی نہیں
ترے نثار ساقیا! فریب خوش نما دیا
ہیں میکسار مجتمع' مگر گھٹا اٹھی نہیں
چمن میں ہے فسردگی' اداس ہے کلی کلی!
بہار ناتمام ہے ابھی خزاں گئی نہیں
جو منزلوں سے بےخبر' جو راہ سے بھٹک گیا
اسے میں رہنما کہوں' کبھی نہیں کبھی نہیں
مری زباں تو کاٹ لی تمہی نے تیغ جور سے
مری نوائے تلخ میں مگر ذرا کمی نہیں
امیر کارواں سنبھل کہ اب فریب کھل گیا
تری سخن طرازیوں میں کوئی دلکشی نہیں

(انتخاب: قاضی عبدالقادر)

ضرورت رشتہ

خانہ داری میں ماہر 30 اور 39 سالہ بہنیں' تعلیم واجبی' صوم و صلوٰۃ کی پابند کے لئے موزوں رشتے درکار ہیں۔
رابطہ: سردار اعوان فون: (042)5869501-03

روشن صبح کا انتظار

فرید اللہ مروت ادارتی معاون ''ندائے خلافت''

یہ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کا دورِ حکومت ہے۔ مسجد نبویؐ کے صحن میں کھجور کی ایک چٹائی امیر المؤمنین کی نشست ہے۔ جہاں سے ساڑھے 22 لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی وسیع ریاست کا انتظام و انصرام کامیابی سے سنبھالا جاتا ہے۔ ریاست میں ایک عام آدمی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سرِعام خلیفہ سے دریافت کر سکے کہ اس کے حصے میں تو اتنا کپڑا نہیں آیا جس سے ایک کرتہ سل سکے لیکن خلیفہ کیسے ایک کرتہ پہنے ہوئے ہیں' یہ وہی دور ہے جس میں سربراہِ مملکت اپنے آپ کو دریا کے کنارے پیاس سے مرنے والے کتے کی موت کا بھی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ یہ وہی دور ہے جس میں خلیفہ کو اپنے عدل و انصاف پر اتنا بھروسہ ہے کہ زلزلہ آنے پر وہ درّہ زمین پر مارتے ہوئے کہتا ہے ''ٹھہر جا کیا عمر تجھ پر انصاف نہیں کر رہا''۔ یہ وہی دور ہے جس میں حاکم وقت راتوں کو بھیس بدل کر رعایا کے حالات معلوم کرنے کے لئے گلی گلی گھومتا ہے' اسی دور میں چشم فلک ایک عجیب نظارہ دیکھتی ہے۔ جب سالارِ اسلام فاتح بن کر مفتوح شہر میں داخل ہوتا ہے تو خود اونٹ کی مہار تھامے ہوئے اپنے غلام کو اونٹ پر سوار کئے ہوئے ہے۔ یہ وہی دور ہے جس میں خلیفۃ المسلمین کے کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے ہیں اور کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے ایک جگہ چمڑے کا ٹکڑا لگا ہوا ہے۔

یہ وہی دور ہے جس میں حقیقتاً شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ یہ وہی دور ہے جہاں ہر شخص وسائل سے زیادہ دولت مند ہونے پر حکومت کو جوابدہ ہے۔ یہ وہی دور ہے جب خلیفہ وقت کو ایک ساتھی نے کھجور کے تنے کی چھت اور پتھر کے بنے ہوئے دیواروں کے بوسیدہ حجرے کو نئے سرے سے بنانے کے لئے کہا تو آپؐ نے فرمایا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ''چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے''۔

اب ذرا آج وطن عزیز کے دار الحکومت اسلام آباد پر نظر دوڑائیے! کئی ایکڑ رقبہ پر محیط شان و شوکت سے بھرپور ایک عمارت ہے۔ جس کی تعمیر پر اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس عمارت کی تزئین و آرائش اور دیگر اخراجات کے لئے سالانہ کروڑوں روپے کا بجٹ منظور ہوتا ہے۔ یہ عمارت ایوان صدر کہلاتی ہے۔ جہاں پر فرد واحد کی رہائش ہے جو سربراہ مملکت اور صدر پاکستان کہلاتا ہے۔ ملک کی تمام افواج' خفیہ ایجنسیوں اور دوسرے تمام اہم اداروں کا سپریم کمانڈر ہونے کے باوجود چار صوبوں کے ایک ملک کو سنبھالنا اس کے بس کی بات نہیں۔ ہر طرف دہشت گردی کے واقعات' بم دھماکے' ڈاکے اور قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ عوام کے جان و مال کا تحفظ اور امن و امان کی صورت حال پر اطمینان کرنے والا یہ فرد جب اپنی رہائش سے باہر نکلتا ہے تو چاروں طرف محافظوں کی ایک فوج لئے ہوئے ہوتا ہے۔

ہماری ریاست میں چند سو مربع میل پر مشتمل حکمرانوں کی رہائش گاہیں محلات نما اور سواریاں جدید سے جدید تر ہیں۔ انصاف فراہم کرنے والے اداروں کی عمارت تو انتہائی پرشکوہ لیکن ایک عام شہری انصاف کے حصول کیلئے جس ذلت و رسوائی کا سامنا کرتا ہے۔ وہ ناقابل بیان ہے یہ کیسی ریاست ہے جہاں اربابِ اقتدار عالی شان کوٹھیوں میں مقیم ہوں لیکن نصف سے زائد رعایا ٹوٹی ہوئی چھت سے بھی محروم ہو۔ یہ کیسا ملک ہے جہاں کتوں اور گھوڑوں کی تو انواع و اقسام طرح طرح کی نعمتوں سے ہو لیکن اشرف المخلوقات کا درجہ رکھنے والے انسانوں کی اکثریت کو روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہ ملے۔

ہمارے حکمران دعوے تو برابری اور مساوات کے کریں اور اپنے لئے محافظوں کی ایک فوج ظفر موج کا انتظام ہو لیکن دوسری طرف ایک شہری کی زندگی کی کوئی ضمانت نہ ہو۔ جہاں مفتی نظام الدین شامزئی جیسے محسنوں کو سرعام گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے اور عوام کی رگوں کا خون چوسنے والے درندوں کو فرار کروا دیا جائے۔ جہاں اعلیٰ عدالتوں کے جج خدا کو حاضر و ناظر جان کر آئین کی پاسداری اور قانون کی بالادستی برقرار رکھنے کا حلف لیں اور پھر ایسی حکومتوں کو جائز قرار دے دیں جن کا آئین میں کوئی وجود ہی نہ ہو۔

ہمارے وطن کی تو بنیاد ہی اسلام اور کلمہ طیبہ ہے۔ جبکہ حکمران نفاذِ اسلام کے دعوے تو کرتے ہیں لیکن صرف مذاق کی حد تک' شاید یہی وجہ ہے کہ جو بھی کرسی اقتدار سے اترا تو بدترین ذلت و رسوائی کے ساتھ۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے بہتر مستقبل کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن تاریخ کا ایک سبق یہ بھی ہے کہ تاریک اور اندھیری رات کے بعد ایک روشن صبح ضرور نمودار ہوتی ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن حکیم کے احکام' سنت نبویؐ اور خلفائے راشدین کے طرز عمل کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہوئے اپنی منزل کا تعین کریں۔ نتیجتاً دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی ان شاء اللہ ہمارے قدم چومے گی۔

سوئے جنت

(صفدر علی اعوان)

جان دینی چاہئے جی سے گزرنا چاہئے
اہل ایمان آپ کو اب کچھ تو کرنا چاہئے
یا پہن چوڑی لگا کاجل' تو گھر میں بیٹھ جا
یا کفن بردوش میداں میں اترنا چاہئے
بہہ رہا ہے صحن ''دانا'' میں جواں پھولوں کا خوں
باغباں کو شرم سے اب ڈوب مرنا چاہئے
زندگی حیران پریشاں' آج ان کی موت پر
شیخ احمد کے لئے' یاسین پڑھنا چاہئے
ان کی قدموں کے نشاں روشن' فرازِ دار پر
چاند تاروں کو یہاں جھک کر گزرنا چاہئے
سوئے جنت شیخ یاسین کا پھریرا جائے گا
اور دوزخ کے لئے شیرون گھیرا جائے گا

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

قاضی عبدالقادر

آؤ لوگو! ناچو گاؤ' خوشی مناؤ اور خوشی سے جھوم جھوم جاؤ___ کہ آج ہمارے ملک خداداد پاکستان میں پڑوسی ملک کے ایک عظیم اداکار اور فن کار سونو نگم تشریف لائے ہوئے ہیں___ اس سے پہلے بھی اداکار اور فن کار آتے رہے ہیں اور ان کی یہاں خوب پذیرائی ہوئی ہے لیکن سونو نگم صاحب کی پذیرائی کی تو بات کچھ اور ہی ہے___ ہمارا ایک ٹی وی چینل جو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بے حیائی پھیلانے میں پیش پیش ہے۔ ''مئی کی مستی'' کے عنوان اور ''سونو نگم ان پاکستان'' کے ذیلی عنوان کے ساتھ ان کے پانچ دن کے پروگراموں کی تفصیل پیش کرتا ہے___ سُر سے سُر ملاؤ' جھومو' گاؤ اور مزے اڑاؤ' اپنے پسندیدہ فنکار کے سریلے گانوں کے ساتھ' وہی مستی بھری آواز جس نے لاکھوں کو دیوانہ بنا دیا___ چنانچہ لوگو! سُر سے سُر ملاؤ' ناچو گاؤ' خوشی مناؤ اور خوشی سے جھوم جھوم جاؤ___!

یہ ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان___ جہاں چند بدبخت چند ٹکوں کی خاطر ہماری جوان نسل کے رہے سہے اخلاق و کردار کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہاں باہر سے آنے والے ناچنے والوں اور والیوں کی پذیرائی ہی پذیرائی ہے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا ان کو زبردست کوریج دیتا ہے لیکن اگر کوئی معروف عالم دین یا دانشور باہر سے تشریف لائے تو اسے کوئی نہیں پوچھتا' کوئی کوریج نہیں ملتی۔ زیادہ سے زیادہ اخبارات کے کونے کھدروں میں ذرا سی خبر لگا دی جاتی ہے۔ لحسرة علی العباد (افسوس ہے بندوں کے حال پر)

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

افسوس کہ لوگوں' خصوصاً نوجوان نسل کے دلوں سے ایمان غائب ہوتا جا رہا ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا ہے' اس میں جتنا ہو سکے عیش و عشرت کر لو' ناجائز ذرائع اور حرام کی کمائیوں سے لاکھوں کروڑوں روپے عیش و عشرت کے سامانوں پر لٹائے جا رہے ہیں۔ بسنت پر ہی دیکھ لیں پتنگ بازی پر کروڑوں روپے ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اپنے شوق کی خاطر کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست___ فارسی کا یہ مشہور مصرع جو زبان زد خاص و عام ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بابر عیش کر لو کہ زندگی دوبارہ نہیں ملتی مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ بابر کا ''عیش'' کیا تھا۔ تو اس کو سنئے۔

بابر جب فرغانہ سے چلا تو وہ ایک سانڈ کی ننگی پشت پر سوار تھا خود اس کی پشت پر ٹھنڈے پانی کی ایک چھاگل اور کمر پر تلوار کے سوا کچھ نہ تھا زندگی کی تلاش میں وہ صحراؤں کو روندتا' جنگلوں کو چیرتا' دریاؤں میں تیرتا' پہاڑوں کی چوٹیوں سے گزرتا' آسمان سے بغل گیر ہوتا' سنگلاخ پہاڑوں کو پار کرتا' چٹان سے ٹکراتا' میدانوں میں دوڑتا' برق کی طرح کودتا' چاند کو چھوتا کئی دن حالت سفر میں رہا۔ ایک منزل پر جب زندگی اسے محفوظ نظر آئی تو بھوک و پیاس کے احساس نے اسے بے تاب کیا۔ کئی دنوں سے تھکے ہارے شہزادے نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا۔ کمر سے تلوار نکالی' ایک سوکھے درخت کی جڑ' ڈالیاں اور پتے کاٹے۔ ان پتوں اور جڑوں کو اپنے منہ میں رکھ کر چبایا۔ چھاگل کھول کر پانی کے چند گھونٹ حلق میں ڈالے۔ یہ غذا جب اس کے معدہ میں پہنچی تو فرحت' مسرت اور حیات نو کے ایک تصور سے بے اختیار چلا اٹھا___ بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست___!

تو لوگو! یہ تھا بابر کا عیش___ جب قومیں بابر کا عیش اختیار کرتی ہیں تو مشرق و مغرب ان کے قدموں تلے ہوتے ہیں ان کا دنیا میں بول بالا ہوتا ہے' وہ دنیا کی حکمراں ہوتی ہیں' وہ ایک سپر طاقت بن جاتی ہیں' لیکن جب قومیں یہ ''عیش'' صرف شعر و شاعری' رقص و سرود' شراب و کباب' سُر سے سُر ملاؤ' جھومو' گاؤ اور مزے اڑاؤ جیسے کاموں کے لئے استعمال کرتی ہیں تو وہ زندہ درگور ہو جاتی ہیں' ان پر چمکنے والے ظلم کے سورج کی تمازت بھی اپنی محسوس نہیں ہوتی۔ دشمن ان پر حاوی ہو جاتا ہے۔

آہ! ان کے پیٹ اور جیبیں پُر ہیں لیکن دل خالی ہیں___ خالی برتن کی طرح___ اور وہ___ ہاں وہ مسلمان___ جو بھوکے اور غریب تھے مگر دل میں سوز تھا' ان میں ایک حرکت تھی' دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے' تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کے لئے ہو جائے___ اور مسیحؑ کے الفاظ میں جیسی تیری حکومت آسمانوں پر ہے ویسی ہی زمین پر قائم ہو جائے۔ سو وہ اس کو کر گزرے۔

وہ___ ہاں وہ مسلمان اپنی مستی کردار کے ساتھ' پہاڑی کا چراغ تھے' زمین کا نمک تھے' انہوں نے اپنے سر سے دنیا کی خاک جھاڑ دی تھی' اور اپنے گوہر مقصود کو پا لیا تھا___ آج ضرورت ہے پھر ان دیوانوں کی' ان فرزانوں کی جو بے حیائی اور اخلاق و کردار کی گندگی کے آئے ہوئے سیلاب کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں اور اپنی محنت' اپنے مال اور اپنی جانوں کو اس مبارک کام میں کھپا دیں۔

کوئی تو پرچم لے کر نکلے اپنے گریباں کا جالب
چاروں طرف سناٹا ہے' دیوانے یاد آتے ہیں

ٹی وی کی تباہ کاریاں

رسالہ ''ٹی وی کا زہر'' سے تین واقعات

☆ یہاں کراچی میں ایک لڑکی کے دماغ کی رگ پھٹ گئی۔ دماغی امراض کے مشہور سپیشلسٹ ڈاکٹر جمعہ خان نے معائنہ کر کے بتایا کہ یہ دماغی رگ ٹی وی دیکھنے سے پھٹی ہے''۔

☆ ایک لڑکی آنکھوں کے سپیشلسٹ کے پاس نظر ٹیسٹ کرانے آئی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس کی نظر ٹی وی دیکھنے سے کمزور ہو گئی ہے۔

☆ جرمنی کے مشہور ڈاکٹر بوہلر کہتے ہیں کہ بعض چھوٹے چھوٹے جانور' چوہا اور چڑیا وغیرہ اگر ٹی وی کے سامنے رکھ دیئے جائیں تو ٹی وی کی سکرین کی شعاعوں کی تیزی سے کچھ دیر کے بعد ان کی موت واقع ہو جائے گی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسانی صحت اس سے کس قدر متاثر ہو گی۔ ماہرین فن کا فیصلہ ہے کہ ایک کمرے میں ٹی وی چل رہا ہو تو ساتھ والے کمرے میں بیٹھنے والے لوگوں کی صحت بھی اس سے متاثر ہوتی ہے۔

(ٹی وی کی تباہ کاریاں' مولف: حافظ صغیر احمد)

ایڈیٹر کی ڈاک

آپ نے اپنے موقر جریدے کے 15 جنوری کے شمارے کے اداریئے میں رائے دی ہے کہ دینی مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لے کر ایک جامع، خلوص پر مبنی شفاف پروگرام کے تحت انہیں ایسے مجموعی نظام تعلیم کے دھارے میں شامل کیا جائے جو جدید عصری علوم کا نمائندہ ہو۔ آپ کی اس رائے سے دو سوال ذہن میں ابھرے ہیں۔ کیا یہ خود مدارس کی قیادت کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ دینی علوم اور عصری علوم کا ایسا امتزاج تیار کریں جس سے مدارس کے بنیادی مقاصد پر حرف نہ آئے اور طلباء پر دو مکمل نصابوں کا بوجھ نہ پڑے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا سرکاری امداد بغیر نصاب تعلیم، اساتذہ کی تقرری اور طلباء کے انتخاب اور مدارس کے انتظام میں حکومت کی مداخلت کے ممکن ہے۔

ہمارے سامنے بھی یہی مسئلہ ہے اور ہمارے تمام معروف مدارس نے حکومت کی امداد قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، چونکہ حکومت کے اپنے اغراض و مقاصد ہیں۔ یہ بھی ہمارا تجربہ ہے کہ سرکاری مدارس یعنی ان مدارس میں جنہوں نے سرکاری امداد قبول کی ہے، دینی تعلیم تقریباً ختم ہو گئی ہے یا اس کا معیار بہت گر گیا ہے اور جیسی بدعنوانیاں دوسرے سرکاری دفاتر میں ہوتی ہیں وہی سرکاری مدرسہ بورڈوں میں بھی رائج ہو گئی ہیں۔

میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ سرکار اسکول، کالج چلائے اور مدارس میں مداخلت نہ کرے اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق مدارس خود نصاب میں ضروری تبدیلیاں کر لیں۔ یونیورسٹیوں سے رابطہ قائم کریں تا کہ اگر کسی مرحلہ پر مدارس کے فارغین پڑھائی یا ریسرچ کے لئے داخلہ لینا چاہیں تو برابری معیار کے نظام کی بنیاد پر ان کا داخلہ ہو سکے۔

سید شہاب الدین، صدر آل انڈیا مسلم مجلسِ مشاورت، نیو دہلی (انڈیا)

ندائے خلافت، 16 جون میں عراقی خاتون ''نور'' کا خط اور عرفان صدیقی صاحب کا جواب پڑھ کر محسوس ہوا کہ ہم مسلمانانِ عالم الا ماشاء اللہ۔ اللہ کے کلام اور نبی کی سیرت اور فرمودات سے ہی بے بہرہ نہیں، بنیادی انسانی اقدار سے بھی تہی دامن ہیں۔ اسلام کو تو ہم نے بلا وجہ بدنام کر رکھا ہے، اسلام دنیا میں ہے کہاں؟ کیا عراق میں اسلام تھا؟ طالبان کی حد تک تو کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے خلوص اور نیک نیتی سے اسلام کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی ورنہ پوری دنیا میں کوئی ایک ملک بھی ایسا نہیں، جہاں بالفعل اسلامی نظام تو کجا، اس جانب رخ بھی ہو۔ ہر جگہ اسلام کے نام پر دکانداری ہو رہی ہے۔ اس حوالے سے یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ غیر مسلم ممالک میں پھر بھی کہیں نہ کہیں انسانیت کی جھلک نظر آ جائے گی۔ مسلمان ممالک میں اس کا بھی کوئی امکان نہیں، اس لئے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا وفادار نہیں وہ انسان کہاں رہ گیا، لہٰذا نور بیٹی انسانوں سے اگر اپیل کرتی تو اب تک اسی امریکہ سے کئی انسان اس کی مدد کو آ چکے ہوتے جہاں کا حکمران طبقہ پوری دنیا کو تہس نہس کرنے کو تلا ہوا ہے۔ (سردار اعوان)

عرض ہے کہ ہم اب تک علامہ اقبال نمبر، عراق نمبر اور بنگلہ دیش نمبر وغیرہ جو آپ شائع کر چکے ہیں۔ ان سب کا مطالعہ کرنے کے بعد اب ہماری خواہش ہے کہ دین کے موجودہ حالات اور عالم اسلام جن حالات سے دوچار ہے۔ اور خصوصاً پاکستان میں ایم ایم اے کی صوبہ سرحد میں اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کر کے حکومت قائم کرنا۔

اب ضرورت ہے کہ حضرت عمرؓ نمبر شائع کیا جائے ڈیرہ اسماعیل خان میں ایم ایم اے کے نمائندے بہت ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان تک اور صوبہ سرحد حکومت کے سربراہوں تک یہ نمبر پہنچائیں اور لوگوں کو بھی اسلامی طرزِ حکومت اور اسلامی معاشرہ کے بارے میں آگاہی ہو میں یہ تحریر صحیح طریقے سے تو نہ لکھ سکا لیکن امید ہے آپ میرے خیالات سے ضرور آگاہ ہو گئے ہوں۔

(اقبال شاہد آرٹسٹ، ڈیرہ اسماعیل خان)

آپ نے ندائے خلافت کے شمارہ نمبر 9 میں ''کشمیر نمبر'' کا ذکر کیا تھا۔ قارئین ندائے خلافت بے چینی سے مسئلہ کشمیر کے اصل حقائق جاننے کے لئے بے چین ہیں۔ امید ہے کہ اپنے قارئین کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے جلد از جلد ندائے خلافت کا خصوصی شمارہ ''کشمیر نمبر'' شائع کرنے کا اہتمام کریں گے۔

(شاہد لطیف، باجوڑ)

''ندائے خلافت'' کے سلسلے میں ایک جائزہ طائرانہ سا حاضرِ خدمت ہے، اس امید کے ساتھ کہ جس طرح آپ نے مسلم برنی صاحب کی ضرورتِ رشتہ اور دعائے مغفرت و صحت کے سلسلے میں دی گئی تجاویز پر غور عمیق فرماتے ہوئے ان پر عمل بھی فرمایا ہے، اسی طرح آپ میری درخواست کو بھی درخورِ اعتنا گردانیں گے۔ سب سے پہلی گزارش تو یہ ہے کہ بہت ہی اچھا ہو اگر آپ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل میں ماہانہ شب بسری کی رپورٹس کے لئے ''ماہانہ قیام اللیل'' کا ایک مستقل اور خوبصورت عنوان قائم کر دیں۔ ندائے خلافت زبان و بیان کے جس حسن سے مزین ہے اسے شاد و آباد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جگہ جگہ خوبصورت جملوں اور الفاظ کی گوٹ سے سجایا جائے۔ دوم یہ کہ انیسہ عبدالخالق کی تحریریں بہت ادبی پائے کی ہوتی ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ عام استفادے کے لئے ان کی تحریروں میں موجود مشکل الفاظ کے معنی بھی تحریر کے اختتام پر درج کئے جائیں۔ اور اب ایک انتہائی ضروری بات کہ ندائے خلافت جو کہ نگارشات کے تنوع کے لحاظ سے یقیناً منفرد ہے، اس میں اگر معلومات افزا، دلچسپ اور فکر انگیز تراشے بھی باقاعدگی سے شامل کر دیئے جائیں تو آپ کے باقی مشمولات کی مانند نہ صرف آپ کے حسنِ انتخاب کے آئینہ دار ثابت ہو سکتے ہیں بلکہ ندائے خلافت کی مساعی میں چار چاند لگانے کا موجب بھی ٹھہر سکیں گے۔ مسلم برنی کی مزاحیہ تحریر ایک اچھی کاوش ہے۔ ایسی تحریریں وقتاً فوقتاً شائع کرنے سے پڑھنے والوں کے ادبی ذوق کی تسکین کے ساتھ ساتھ یکسانیت میں ہلچل پیدا کرنے کا باعث بن سکیں گی۔ ندائے خلافت سیاست، علم و ادب، تاریخ، معاشرتی معاملات اور سب سے بڑھ کر دینی عقائد کا ایسا مجموعہ ہے جو تالاب کے خاموش اور سنگ بستہ پانی میں فکر و عمل کے کنکر اچھال دیتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے آپ کے تمام لکھنے والوں کا زورِ قلم اور زیادہ۔ آمین!

(رعنا خان، شکاگو)

منتخب تراشے

محترمہ رعنا خان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ''ندائے خلافت'' کے قارئین کرام کو دعوت دی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو ہزار الفاظ پر مشتمل، معلومات افزاء، دلچسپ اور فکر انگیز تراشے اپنے حاصل مطالعے کے طور پر ارسال فرمائیں۔ جن صاحبان کے تراشے اشاعت کے لئے منتخب ہوں گے، ان کو یا ان کے دیئے ہوئے پتے پر ان کے عزیز کو ''ندائے خلافت'' تین ماہ کیلئے اعزازی طور پر جاری کیا جائے گا۔ (مدیر)

شہر بہ شہر قصبہ بہ قصبہ "تنظیم اسلامی" کی سرگرمیاں اور اطلاعات

اسرہ کبل سوات کا دعوتی پروگرام

اسرہ کبل ''سوات'' کے زیر اہتمام 22 مئی 2004ء بروز ہفتہ دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے لئے حلقہ سرحد شمالی کے ناظم دعوت جناب غلام اللہ خان حقانی صاحب کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

پہلا دعوتی پروگرام بعد از نماز عصر جامع مسجد شنی ''کبل'' میں منعقد ہوا۔ حقانی صاحب نے موجودہ ملکی و بین الاقوامی حالات کے تناظر میں مسلمانوں کی ذلت' پستی اور بے بسی کے اسباب پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم صحیح معنوں میں مسلمان بنیں اور قرآن کے آفاقی پیغام کو مخاطبین کی ذہنی سطح کے مطابق مدلل طور پر پیش کریں۔ اس پروگرام میں تقریباً 40 افراد نے شرکت کی۔

دوسری نشست بعد از نماز مغرب جامع مسجد کبل ''سوات'' میں منعقد ہوئی۔ جس میں حقانی صاحب نے فرائض دینی کا جامع تصور مدلل انداز میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہمیں خود اللہ کا بندہ بننا ہوگا۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ دین اسلام کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہوا جائے اور تقویٰ کی روش اختیار کی جائے۔ اس کے بعد ہمیں دین کی دعوت دوسروں کو دینا ہوگی اور انہیں نیکی کی تلقین اور برائی سے روکنا ہوگا۔ تاکہ لوگوں پر حجت قائم کی جاسکے۔ لوگوں تک دعوت پہنچانے کے ساتھ ساتھ ہمیں دین کو قائم کرنے کے لئے بھی جدوجہد کرنا ہوگی تاکہ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہوسکے اور اللہ کا کلمہ سب سے بلند ہو جائے۔ یہ تمام ذمہ داریاں اسی وقت پوری ہو سکتی ہیں جب ہم قرآن کو اپنا امام بنائیں گے۔ اس خطاب کو تقریباً 34 افراد نے سنا۔

تیسری نشست جامع مسجد قبلو' ''کبل'' میں بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس کے لئے اسرہ کبل کے رفقاء نے دعوت نامے بھی ارسال کئے تھے۔ موضوع تھا ''سیرت النبیؐ کا انقلابی پہلو'' حقانی صاحب نے نبی اکرم ﷺ کے انقلاب کے طریق کار کو واضح کیا اور دور حاضر میں دعوت' تنظیم' تربیت' صبر محض اقدام اور مسلح تصادم کے مراحل کو واضح کیا۔ آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اجتماعی کوشش کیوں ضروری ہے۔ اس نشست میں تقریباً 72 افراد نے شرکت کی۔ آخر میں مختصر اسوال و جواب کی نشست ہوئی۔

چوتھی اور آخری نشست جامع مسجد شریف آباد میں منعقد ہوئی۔ جس میں ناظم دعوت سرحد شمالی حقانی صاحب نے بعد از نماز فجر درس قرآن دیا۔ رفقاء تنظیم محمد صدیق صاحب و محمد آفروز صاحب نے کافی محنت کی اور مختلف جگہوں پر خطابات کا بندوبست کیا اور میزبانی کا حق بھی خوب ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دین پر استقامت سے نوازیں۔ (تنظیم الحق)

شب بسری رپورٹ حلقہ بہاولنگر

یہ پروگرام 19 مئی بروز بدھ نماز عصر کے وقت شروع ہوا۔ اس پروگرام کی میزبانی اسرہ عثمان غنیؓ نے کی۔ پروگرام کا آغاز ایک سالہ کورس (کراچی) کے فارغ التحصیل نوجوان مدرس جناب محمد رضوان عزمی صاحب کے نماز کی اہمیت پر درس حدیث سے ہوا۔ اس کے بعد جناب نثار احمد شفیق صاحب نے قرآنی دعاؤں کا ترجمہ گرامر کی ترکیب صرف و نحو کے ساتھ رفقاء کو ذہن نشین کرایا۔ نماز مغرب کے بعد راقم نے انفاق فی سبیل اللہ پر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطاب کیا۔ اس کے بعد کھانے اور نماز عشاء کا وقفہ ہوا۔ نماز عشاء کے بعد امیر حلقہ جناب محمد منیر احمد صاحب نے سورہ مریم کے دوسرے رکوع کی روشنی میں درس قرآن دیا جو کہ سوا دس بجے تک جاری رہا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً 40 کے قریب تھی۔ اس کے بعد رفقاء کو سونے کا وقفہ دیا گیا۔ صبح تہجد کے لئے ساڑھے تین بجے جگایا گیا اور رفقاء کو دعائے قنوت اور نماز جنازہ یاد کرائی گئی۔ نماز فجر کے بعد جناب نثار احمد شفیق صاحب نے نبی اکرمؐ سے تعلق کی بنیادیں' سورہ الاعراف کی روشنی میں بیان کیں۔ صبح کے وقت حاضری تقریباً 40 ہی تھی۔ پروگرام کا اختتام ناظم تربیت جناب ذوالفقار صاحب کے اختتامی کلمات پر ہوا۔ (تحریر: نقیب اسرہ عثمان غنیؓ سجاد سرور)

روداد سہ روزہ پروگرام مسجد لنگاہ والی۔ تونسہ شریف

حلقہ جنوبی پنجاب میں مرکزی ناظم دعوت و تربیت کے زیر قیادت 21 تا 23 مئی تونسہ شریف میں ایک پروگرام منعقد ہوا۔

لاہور سے جناب رحمت اللہ بٹر صاحب' محمد اشرف وصی صاحب اور محمد سجاد صاحب مورخہ 20 مئی بروز جمعرات رات 9 بجے ملتان پہنچے۔ جمعہ کے دن صبح 7 بجے ملتان سے مرکزی ٹیم کے ہمراہ 14 رفقاء تنظیم ملتان شہر تونسہ کے لئے روانہ ہوئے۔

تونسہ شریف میں ہمارے رفیق رضا محمد گجر صاحب کو اس پروگرام سے متعلق بروقت مطلع کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور محنت کی۔

21 مئی بروز جمعۃ المبارک

رفقاء کا قیام مسجد لنگاہ والی محلہ سکھانی والا میں رہا۔ 10:30 بجے صبح جمعۃ المبارک کے دن تمام رفقاء تونسہ پہنچے۔ 11 بجے دن اشرف وصی صاحب نے تربیتی نشست کا آغاز کیا۔ جس میں رفقاء کے سامنے دینی فرائض کا جامع تصور پیش کیا۔

12:30 بجے اشرف وصی صاحب نے مسجد لنگاہ والی میں خطاب جمعہ دیا۔ جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے جامع مسجد محمدی اہلحدیث میں خطاب جمعہ فرمایا۔

نماز جمعہ سے فراغت کے بعد تمام رفقاء کے لئے ظہرانہ کا انتظام تھا۔ جناب رضا محمد گجر صاحب کے گھر پر ظہرانہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد آرام کا وقفہ تھا۔

نماز عصر کے بعد تمام رفقاء کو دو گروپس میں تشکیل دے کر دو مساجد میں بھیجا گیا۔ ایک مسجد میں اشرف وصی صاحب نے خطاب کیا۔ یہ بلال مسجد چوک کچہری پر واقع ہے۔ رحمت اللہ بٹر صاحب نے مسجد حنفیہ میں خطاب فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد مسجد لنگاہ والی میں محمد سجاد صاحب نے فرائض دینی کا جامع تصور بیان کیا۔

رحمت اللہ بٹر صاحب نے نماز مغرب کے بعد مسجد اہلحدیث میں خطاب فرمایا۔ نماز عشاء کے بعد مدنی مسجد میں خطاب فرمایا۔ ان خطبات میں دینی فرائض' بندگی رب اور فکر آخرت سے متعلق موضوعات پر سیر حاصل بیانات ہوئے اور شرکاء نے دلچسپی سے سنا اور پروگراموں کو پسند فرمایا۔ حاضری اوسطاً 25-30 رہی۔

22 مئی بروز ہفتہ

ہفتہ کے دن نماز فجر کے بعد جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے مسجد لنگاہ والی میں فکر آخرت کے حوالہ سے آدھ گھنٹہ درس قرآن مجید دیا' انہوں نے سورۃ الحشر کی آیات کے حوالہ سے تذکیر کرائی۔

اسمبلی گورنمنٹ ہائی سکول تونسہ

7 بجے صبح رحمت اللہ بٹر صاحب نے گورنمنٹ ہائی سکول تونسہ کی اسمبلی میں خطاب فرمایا۔ اس پروگرام کے لئے سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب امام بخش خان قیصرانی صاحب نے بھرپور تعاون فرمایا۔ الحمدللہ پروگرام بہت اچھا رہا۔

جبکہ محمد اشرف وصی صاحب نے گورنمنٹ مڈل سکول میں اسمبلی سے خطاب فرمایا۔ اس پروگرام کے لئے ہیڈ ماسٹر جناب ملک محمد سعید بھٹہ صاحب نے بہت تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں اساتذہ کرام کو اجر عظیم سے نوازے اور نیکی کے اس کام میں تعاون کا اجر عطا فرمائے۔

9 بجے صبح کے قریب ملتان سے 5 رفقاء مزید اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ بار کونسل تونسہ میں خطاب عام کے لئے صدر بار جناب سردار ریاض احمد خان اور عبدالسلام خان بزدار ایڈووکیٹ کے بھرپور تعاون سے خطاب عام کا پروگرام ہوا۔ بار کونسل میں وکلاء سے خطاب جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی صاحب نے فرمایا۔ موصوف نے موجودہ عالمی حالات اور ہماری ذمہ داریاں فرمایا۔ موصوف نے ''موجودہ عالمی حالات اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر پون

گھنٹہ خطاب فرمایا۔ بعد میں آدھ گھنٹہ سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ سوال و جواب کے نتیجہ میں ڈاکٹر طاہر صاحب نے تنظیم کا مکمل اور منہج انقلاب نبویؐ کے فکر کو واضح کیا۔ اس پروگرام میں 30/35 وکلاء نے شرکت کی۔

دن کے اوقات میں صبح 9 بجے تا 12 بجے تک اشرف وصی صاحب نے رفقاء کی فکر و عملی تربیت کی ذمہ داری سرانجام دی۔ انہوں نے مذاکرہ کی صورت میں سوال و جواب کر کے رفقاء کے اوپر تنظیمی فکر کو مزید واضح کیا۔ عبادت رب، شہادت علی الناس اور اقامت دین کی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

نماز ظہر کے بعد محمد سلیم اختر صاحب نے مسجد بلال چوک کچہری میں 70/80 افراد سے خطاب فرمایا اور پھر عصر کے بعد سلیم اختر صاحب نے اسی مسجد بلال میں شہادت علی الناس پر خطاب فرمایا۔ جبکہ اشرف وصی صاحب نے مدنی مسجد محلہ شاہ عالمی میں خطاب فرمایا مزید جبکہ رحمت اللہ بٹر صاحب نے حنفیہ مسجد میں خطاب فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد لنگاہ والی مسجد میں چوہدری محمود الٰہی صاحب نے منہج انقلاب نبویؐ کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور رحمت اللہ بٹر صاحب نے نماز مغرب کے بعد محمدی مسجد اہلحدیث میں درس قرآن دیا۔ اسی دن نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر محمد طاہر صاحب نے تعمیر نو اکیڈمی میں پروفیسرز اور ٹیچرز حضرات کے سامنے خطاب فرمایا۔

ڈاکٹر صاحب نے ''عظمت مصطفٰے اور حب رسول کے تقاضے'' پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ پروگرام کے آخر میں شرکاء کو تنظیمی فکر پر مبنی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ نماز عشاء کے بعد محمد سلیم اختر صاحب نے مسجد مجاور والی میں پون گھنٹہ کا خطاب فرمایا۔ 35/40 افراد نے دلجمعی سے خطاب سنا۔ جبکہ اشرف وصی صاحب نے مسجد جماعت اسلامی محلہ غربی میں خطاب فرمایا اور رحمت اللہ بٹر صاحب نے مسجد ذوالنورین میں خطاب فرمایا۔ اس طرح صبح 5 بجے سے لے کر رات 10:30 بجے تک پورے دن میں 14 مقامات پر خطاب ہوئے۔

23 مئی 2004ء اتوار

بروز اتوار صبح نماز فجر کے بعد رحمت اللہ بٹر صاحب نے سورۃ زمر کی آیات کے حوالہ سے توبہ کی اہمیت پر آدھ گھنٹہ خطاب فرمایا۔ جبکہ اشرف وصی صاحب نے صبح 6 بجے سے لے کر 10 بجے تک رفقاء کو مذاکرہ کی صورت میں منہج انقلاب نبویؐ اور آخری مرحلہ سے متعلق بھرپور گفتگو کرائی۔ جبکہ صبح 9 بجے سے لے کر 10:30 بجے تک گجر صاحب کی رہائش گاہ پر ڈاکٹر طاہر صاحب اور رحمت اللہ بٹر صاحب نے تونسہ شہر کے مختلف دینی جماعتوں کے ذمہ داران سے خصوصی ملاقات کی۔

جس میں تونسہ شہر کے امیر جماعت اسلامی جناب حاجی عبدالستار شیرانی صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ اس طرح یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

رضا محمد گجر صاحب کو اور ان کے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے۔ جنہوں نے رفقاء کی مہمان نوازی میں بڑھ چڑھ کر خدمت کی۔ ان تین دنوں کے دوران کل 22 خطابات ہوئے جن میں 2 خطابات جمعہ اور بقایا دروس قرآن پر مبنی تھے۔ اس طرح بھرپور انداز میں تونسہ شریف میں تنظیم کی دعوت کو پہنچایا گیا۔ اس پروگرام میں کل 25 رفقاء نے شرکت کی۔

آخر میں تمام رفقاء 10:30 بجے ملتان کے لئے روانہ ہوئے۔ اس پورے پروگرام میں رضا گجر صاحب نے انتھک محنت کی اور پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ (مرتب: شوکت حسین)

جناب غلام اللہ خان حقانی ناظم دعوت سرحد شمالی کا دعوتی دورہ ''پوسٹ گریجوایٹ جہانزیب کالج سیدو شریف سوات''

قرآنی دعوت اور تنظیمی فکر کی اشاعت کے سلسلے میں جناب غلام اللہ خان حقانی صاحب نے پوسٹ گریجوایٹ جہانزیب کالج کا دورہ کیا۔ پروگرام کے لئے مینگورہ ہاسٹل برائے پوسٹ گریجوایٹ طلباء کا تعین کیا گیا۔ یہ دعوتی پروگرام 4 جون بروز جمعہ بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔

موصوف نے اپنے مخصوص علمی انداز میں حاضرینِ مجلس کے سامنے ''خلافت ارضی کا قرآنی تصور'' اور عصری علوم کی اہمیت پر مفصل لیکچر دیا۔

پروگرام سے پہلے راقم الحروف اور اس کے ساتھیوں نے اشتہارات اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے مختلف لوگوں کو دعوت دی تھی۔

پروگرام کا آغاز نماز عشاء کے فوراً بعد ہوا اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔

آپ نے حاضرین کے ذہنی سطح کے مطابق بہترین لیکچر پیش کیا۔ جس کو تمام ساتھیوں نے بے حد سراہا۔ آپ نے بین السطور یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ سائنسی علوم دراصل علم وحی کے بغیر فساد اور گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ آپ نے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ سائنسی علوم دراصل مسلمانوں کی میراث ہے اور آج جدید دنیا ترقی کی جس شاہراہ پر گامزن ہے۔ اس کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی تھی۔ آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ خلافت کا تصور جدید علوم کے بغیر مبہم اور نامکمل ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل سائنسی علوم کے ساتھ قرآنی علوم کے حصول کی تکمیل کرے تاکہ دنیا میں مسلمان دوبارہ اپنے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کر سکیں۔

اس سلسلے میں تنظیم اسلامی پاکستان کا مقصد اور مدعا بھی بیان کیا گیا۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی جس میں طلباء نے بھرپور حصہ لیا۔ اجتماع میں قریباً پچاس افراد نے شرکت کی۔

بعد میں تمام شرکاءِ مجلس میں ڈاکٹر صاحب کے کتابچے (قرآن مجید اور ہماری ذمہ داریاں) اور ''دینی فرائض کا جامع تصور'' مفت تقسیم کئے گئے۔

دعائیہ کلمات پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: حاجی نواب)

تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کی شب بسری

مقامی عاملہ میں طے شدہ شیڈول کے مطابق 29 مئی 2004ء کو دفتر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد میں شب بسری کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر ہوا۔ دعوتی گشت کے لئے امیر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد ذوالفقار علی صاحب نے رفقاء کو دو گروپوں میں تقسیم کیا۔ دفتر کے قریبی علاقے میں گشت کیا گیا اور رفقاء و احباب کو بعد نماز مغرب درس قرآن کی دعوت دی گئی۔ بعد نماز مغرب دفتر تنظیم میں محمد سلطان صاحب نے سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کا درس دیا۔ ان کا بیان پُر اثر تھا۔ 16 رفقاء و احباب درس میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں محمد ہارون قریشی صاحب نے دینی فرائض میں سے پہلا فریضہ بیان کیا۔ بعد نماز عشاء مسجد محلہ نظامی میں ذوالفقار علی صاحب نے درس دیا۔ قریباً 18 رفقاء و احباب درس میں شریک ہوئے۔ موضوع آیۂ بر تھا۔ طعام و چہل قدمی کے بعد آرام کیا گیا۔

30 مئی کو بعد نماز فجر دفتر تنظیم میں مسنون دعاؤں کا مذاکرہ ہوا۔ بعد ازاں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ویڈیو درس سورۃ الحدید کا دوسرا حصہ دکھایا گیا۔ ناشتے کے بعد راقم نے دینی فرائض کا دوسرا حصہ بیان کیا۔ اس کے بعد ندیم اعوان صاحب نے کتاب ''دعوت الی اللہ'' میں سے اہم نکات کا مطالعہ کروایا۔ پھر عبدالرحمٰن صاحب نے نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی بنیادیں'' جامع انداز میں بیان کیں۔ اس کے بعد امیر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد ذوالفقار علی صاحب نے سالانہ ہدف کے حوالے سے گفتگو کی۔ عاملہ کے اجلاس کے متعلق مشورہ ہوا۔ پھر ذوالفقار علی صاحب نے ''تعارف تنظیم اسلامی'' نامی کتابچے میں سے اہم نکات کا مطالعہ کروایا۔ آخر میں رفقاء نے تاثرات بیان کئے۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ (مرتب: اسد قیوم)

دعائے مغفرت

1۔ ہری پور ہزارہ حلقہ پنجاب شمالی کے ملتزم رفیق سعید احمد خان صاحب کی والدہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں۔

2۔ مظفر آباد حلقہ پنجاب شمالی کے ملتزم رفیق صابر حسین گیلانی کی والدہ ماجدہ وفات پا گئی ہیں۔

قارئین ندائے خلافت اور رفقاء و احباب سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

ہری پور ہزارہ حلقہ پنجاب شمالی کے ملتزم رفیق سعید احمد خان صاحب کے بھائی ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوگئے ہیں۔ قارئین ندائے خلافت اور رفقاء و احباب سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

behavior at the times of Nazi brutality against Jews, the coming generations would wonder how the majority was silent when Muslims were turned into 21st century Jews.

Doom at International level

At international level, appointment of Iyad Allawi, closely linked to the CIA and formerly to M16, as the Prime Minister of Iraq proves that Washington considers giving power only to the CIA-men as unavoidable.[2]

To complete the axis of dollar-men in the name of democracy, the US would not hesitate to move beyond Islamabad, Kabul Baghdad and Egypt to Syria and elsewhere.

So, are the intelligence agencies playing suckers by Uncle Sam, the fulcrum of the axis of tyranny? Are the intelligence agencies maneuvered into tackling neo-cons-created and much hated enemies, Islam and Muslims, whom Washington backed in the 1980s against the Soviet Union and whom they now consider as a threat to their dreams of global domination? We'll see as the doom at the hands of the dollar-men unfolds.

Responsibility

Muslims have to learn to say no the CIA-men at the top. They need a re-humiliation and de-dignification approach towards the dollar-men. The problem is that what deserves death penalty in the US is not anymore considered even shameful in the Muslims world. Muslims have to stigmatize words, deeds and rule of the CIA-men as shameful. And shame, more than any election or law, is how a Muslim society should express approval and disapproval and apply restraints to their leaders.

The responsibility to address this problem also lies on the shoulders of the Western public, particularly the Americans. They seem helpless in holding anyone high up accountable for coddling a host of Chalabi-like dollar-men. After all, nobody of any stature has yet been held accountable for the lies of dollar-men who have led the US into wars, occupations and war crimes.

To avoid the approaching doom of Nazi Germany like situation at home and a chain of never ending wars and concentration camps abroad, the Americans have to understand the reality, the truth, and find out ways to punish the concerned individuals and agencies.

Without proper accountability, doom is our common destiny.

QURAN COLLEGE OF ARTS & SCIENCE
Registered & Recognised by the BISE Lahore

دنیوی اور دینی تعلیم کا حسین امتزاج

قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس

نگران وسرپرست: ڈاکٹر اسرار احمد

Classes:

- FA (Arts Group)
- FA (General Science)
- I.Com (Banking/Computer)
- ICS (Math+Stat+Computer Science)
- ICS (Math+Physics+ Computer Science)
- BA (Economics+Maths)
- BA (Other Combinations)

داخلے جاری ہیں

- ایک مکمل تعلیمی وتربیتی پروگرام
- بنیادی دینی تعلیم کا خصوصی اہتمام
- بورڈ اور یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کی معیاری تدریس
- آڈیو اور ویڈیو سہولتوں سے آراستہ
- لاہور کے خوبصورت اور پرسکون علاقے میں شاندار عمارت
- انتہائی محنتی اور قابل اساتذہ
- ہم نصابی سرگرمیوں میں تحریر وتقریر پر خصوصی توجہ
- مثالی نظم وضبط
- وسیع وعریض، قابل دید، ایئر کنڈیشنڈ آڈیٹوریم
- ہاسٹل کی محدود سہولت، فرنشڈ کمرے
- کمپیوٹر اپلیکیشنز میں Office 2000 کی لازمی اور مفت تعلیم

مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل پتے سے پراسپکٹس طلب کیجئے

قرآن کالج 191 اتاترک بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن لاہور ☎ 5833637

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ

❁ ازروئے قرآن حکیم ہمارا دین کیا ہے؟ ❁ ہماری دینی ذمہ داریاں کون کون سی ہیں؟
❁ نیکی، تقویٰ اور جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے؟

تو مرکزی انجمن خدام القرآن کے جاری کردہ مندرجہ ذیل خط وکتابت کورسز سے فائدہ اٹھایئے:
(1) قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی کورس (2) عربی گرامر کورس (I'II'III) (3) ترجمہ قرآن کریم کورس
مزید تفصیلات اور پراسپکٹس (مع جوابی لفافہ) کے لئے رابطہ:

شعبہ خط وکتابت کورسز قرآن اکیڈمی 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور

Vol: 13 Regd. No. LRL -50 No. 24

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

View Point

Abid Ullah Jan
(e-mail: abidjan@tanzeem.org)

The CIA-men & the coming doom

As the US law still considers those Americans liable for death penalty who work as "agents" with America's perceived enemies, honor and pride has long replaced the stigma and punishment in the Muslim world for those who work as "agents" in the interest of others.

One CIA-man was killed by the Taliban. His colleague and instant replacement is now proudly ruling Afghanistan — rather parts of Kabul to be precise.

Another CIA-man fell from Washington's grace in Baghdad only to be replaced by another as if the top-most seats in the Muslim world are now solely reserved for the CIA-men — the patriotic traitors.

Relying on the CIA-men to win the US-led war on a way of life is one of the main blunders the US is committing on the basis of wrong assumptions.

Supporting dictators, such as Pinochet, Noriega, Shah of Iran, or Saddam Huassein, was totally different than supporting Chalabi, Allawi, Karzai and Musharraf.

The purpose and scope then was totally different than what the US creates, and forces others to deal with, now: a monster out of a people and their prescribed way of life.

The aim today, in the lexicon of war lords, is "winning hearts and minds" in the Muslim world. In plain words, it is winning the "Clash with Islam."

Call it what you may, the end result is the same: the US "intellectuals"-inspired war on Islam — fully backed by religious fundamentalists like Bush and Rice, and fought by militant radicals, such as Lt. General Boykin.

Muslims societies are infested with the CIA-men at all levels from Imams and janitors in mosques to journalists, students, teachers, military men and leading politicians. Their reward corresponds their status.

For keeping their jobs, the basic approach of CIA-men remains to please their masters with lies, exaggeration of the perceived threats, regurgitation of the US war lords' point of view and misinterpretation of the Qur'an.

The US government's basic approach also remains to deceive the world with what it gets from the CIA-men: baseless information for supporting its lies; misinterpretation of text for validating its twisted definitions; and exaggerated threats for justifying aggression.

It is no wonder if Musharraf and Karzai come out almost daily with new blames for "extremists" and renewed vows for fighting "terrorism." Good and bad elements will forever remain part of every society. It is only branding bad in a particular context for specific objectives that makes the matter worse.

In this case, it is the CIA-men's associating every bad with "terrorism against the US," and linking all "terrorism" in turn with Islam and Muslims, which constitutes the core of the US strategy for the war on Islam's way of life.

It is not that the CIA and the US government do not know that the CIA-men are not world-class con artists. It is only that the US needs them this way until they outlive their utility and qualify to be accused of crimes against the US interests.

Every one of these CIA-men is a Chalabi in his own way. They feed Western intelligence sources false information about anything the US government wants to hear from WMD to the threat of *Jihad*-related Qur'anic verses in school curriculum.

Chalabi is a good model for understanding CIA-men. No one in the US considered him a con-man. He went on to the level of sitting behind Laura Bush during this year's State of the Union speech.

Chalabi's past was ignored for his promotion inside the Beltway by neo-cons, including Richard Perle, Paul Wolfowitz, Douglas Feith and other Bush officials, who desperately needed his lies for invading Iraq.

The US could not only afford to pay him $350,000 a month for being a "window to Iraq," but also giving him a lead role in the sham governing council. Those who believe he was "gaming" the intelligence agencies of eight nations, according to intelligence sources cited in the *Los Angeles Times*, are utterly wrong.

Instead, it is the intelligence agencies, which think they have gamed Muslims from the level of Janitors in mosques to the heads of state. In fact, these myopic agencies and their men are gaming themselves and their people. They can never achieve the revised expectation from these con-men through such deceptions.

In the first place, if an agency knows the information it obtains is wrong, but accepts it simply because it can serve any of its government's objectives — from putting a person behind bars to overthrowing a government — it proves that the threat, the enemy, is not real. It is created. Fighting artificial creations in itself leads to losing resources and lives on top of losing the very heart and minds they want to conquer.

The CIA-men are simply to bring pain and misery for the East and the West due to their fraud, blackmail and the resultant oppression. They start telling the truth only when the hand that feed them tighten noose around their neck.

After paving the way for Iraq's occupation, Chalabi pleads on his turn: "let my people go." He says his aides are innocent but won't turn themselves in because "there is no justice in Iraq. There is Abu Ghraib prison." What a belated realization!

Doom at Local level

The intelligence community considers hiring a few-hundred-dollar-men at lower level as "unavoidable." So is the doom they will bring.

In the West, fear of the government among Muslims is growing faster than wild-fires. The common perception is that most Muslims arrested after 9/11 are victims of baseless information provided by petty informants without any evidence at all.

The fear and warnings of terrorist attacks lead to further increase in hate and intolerance towards Muslims. In the end, finding evil in a people leads to lack of trust and respect for Muslims among other communities.

It leads to disintegration of social cohesion in the society. Like the studies of German